سیدتی سیدتی اُم البنینؑ
سیدتی سیدتی اُم البنینؑ

لبیک لبیک لیثۃ العرین
لبیک لبیک لیثۃ العرین

www.uwf.org.pk

ماہنامہ الموسوی پشاور

جنوری 2012ء بمطابق صفر المظفر 1433 ھجری

رجسٹرڈ نمبر 443 جلد 13 شمارہ نمبر 1

سہ ماہی ایڈیشن

اُم البنینؑ

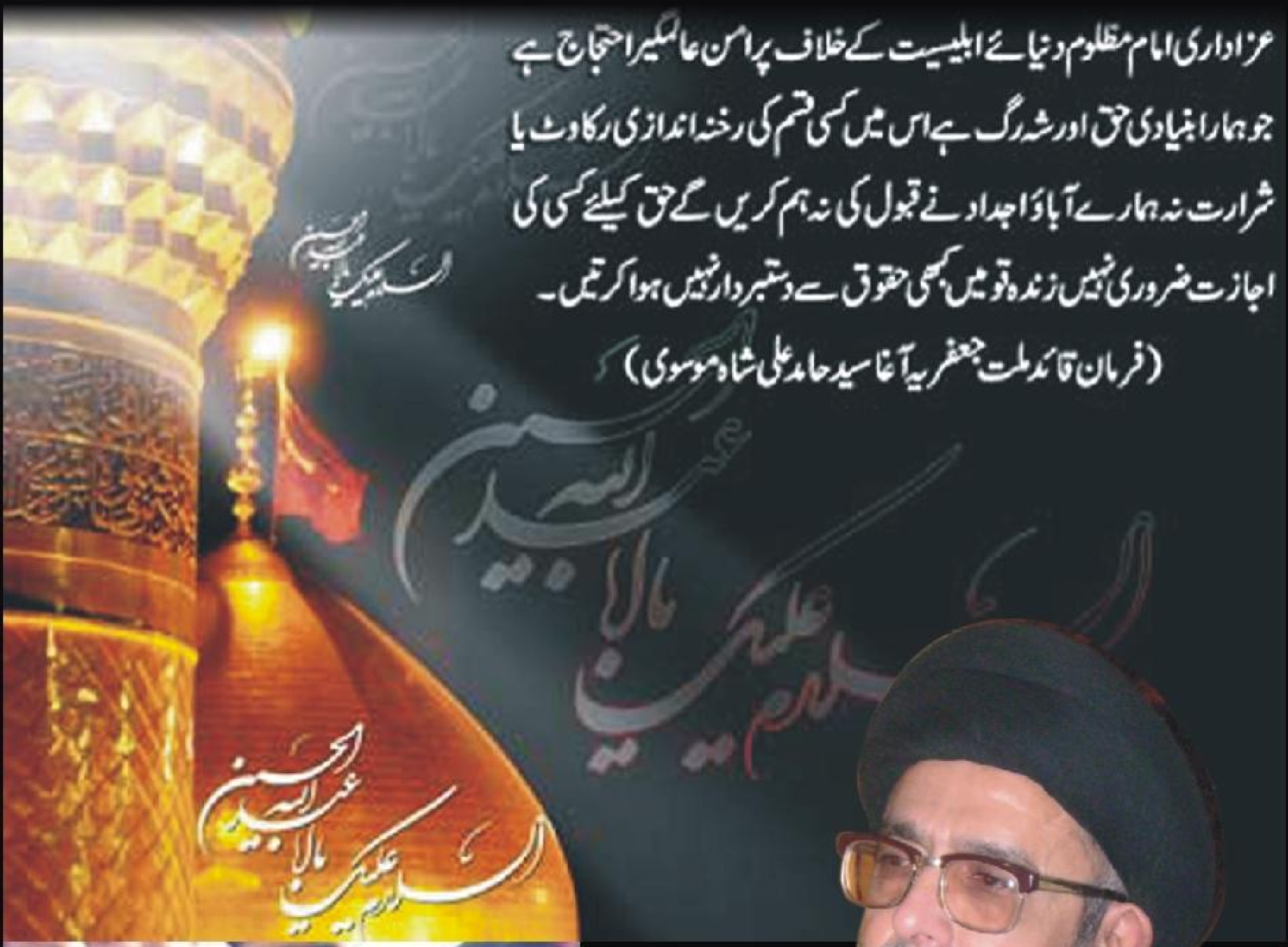

قائد ملت جعفریہ کے پوتے سید حسنان محمد موسوی نے شہزادہ علی اصغر
کی یاد میں قمہ کا ماتم کر کے پرسہ پیش کیا

سیدتی سیدتی ام البنین
لبیک لبیک لیثة العرین
سیدتی سیدتی ام البنین
لبیک لبیک لیثة العرین

سہ ماہی ایڈیشن

ام البنین

ماہنامہ الموسوی پشاور
ایڈیٹر ڈاکٹر ارم ناز کیانی

جلد نمبر 13 | صفر المظفر 1433 ھجری | شمارہ نمبر 1

نگران اعلیٰ:

سیدہ ام لیلیٰ مشہدی
چیئر پرسن ام البنین ڈبلیو ایف پی

ایڈیٹر

ڈاکٹر ارم ناز کیانی

قانونی مشیر

سیدہ عبیدۃ الزہرہ موسوی (ایڈوکیٹ)

ڈبل گولڈ میڈلسٹ

معاونین

سیدہ بنت الھدیٰ (ڈبل گولڈ میڈلسٹ)

پروفیسر غلام صغریٰ ایم اے فائن آرٹس

ڈاکٹر خانم زہرہ گل گولڈ میڈلسٹ

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	اداریہ	2
2	قائد ملت جعفریہ (خصوصی خطاب)	3
3	چیئر پرسن ام البنین ڈبلیو ایف پی (خصوصی خطاب)	4
4	اجرِ رسالت، عزاداری اور ہم (علامہ وقار حسن تقوی)	5
5	سلام (حمادِ اہلبیت سید محسن نقوی)	7
6	قمر بنی ہاشم حضرت عباس علمدار (سید قیصر عباس نقوی)	7
7	نہج البلاغہ کے آئینے میں	9
8	سلام (پروفیسر غلام صغریٰ)	9
9	شہزادی سکینہ بنت الحسین (ارم ناز کیانی)	12
10	منظوم کلام (تحسین جعفری)	13
11	اقوالِ امیر المومنین علی ابن طالب (انتخاب سیدہ بنتِ حسین)	13
12	سلام سبز علی شہزاد	15
13	خبریں	16 تا 23

اداریہ

چہلم امام حسینؑ پر قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کا خصوصی پیغام جسے ادارہ اس کی افادیت کے پیش نظر قارئین کیلئے بطور اداریہ پیش کر رہا ہے

اربعین حسینی اس دلدوز واقعہ کی یاد دلاتا ہے جب شام کے زندان میں ایک سال قید سے رہائی کے بعد اہلبیت اطہار کا لٹا ہوا کارواں جس کے سالار حضرت زینبؑ وزین العابدینؑ تھے اپنا سفر طے کرتا ہوا 20 صفر کو کربلا پہنچا۔ جہاں صحابی رسول حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ جنہیں قبر حسینؑ کا پہلا مجاور و زائر ہونے کا شرف حاصل ہے موجود تھے۔اسیران شام کربلا میں داخل ہوتے ہی نالہ وفریاد اور گریہ وبکا کی صدائیں بلند ہوئیں مخدرات عصمت نے ایسے بین کئے کہ قرب وجوار کے دیہاتوں کی خواتین بھی امڈ آئیں زینبؑ وکلثومؑ نے وامحمدا واجدۃ کہہ کر گریہ وبکا کیا مصائب آل محمد بیان کئے کہ ظالموں نے کس طرح اہلبیتؑ کو شہید کیا اور مظالم ڈھائے، حضرت زینبؑ کے درد بھرے نالوں نے زمین وآسمان کو رلا دیا، انہوں نے کہا کہ عزاداری صدائے زینبؑ وزین العابدینؑ شرق وغرب، دنیائے مظلومیت کی ملجاو ماویٰ ہے یہی وجہ ہے کہ دنیائے ظلم وبربریت ہر عہد کی طرح آج بھی صدائے ماتم کو خاموش کرنا چاہتی ہیں تا کہ موالیان نبیؐ وعلیؑ اور پاکیزہ صحابہؓ کبار کے چاہنے والوں کو اجر رسالت کی ادائیگی سے دور کیا جس کے۔انبیاء ومرسلین، خاصان الٰہی کی یاد منانا درحقیقت ان سے محبت و عقیدت کا اظہار کرنا اور اعمال صالحات میں انہیں اپنا نمونہ گردانا ہے۔اسی لئے ان ذوات قدسیہ سے محبت والفت اخلاق فضائل کی آراستگی میں اساسی حیثیت رکھتی ہے، نیز ان قدسیات کو یاد رکھنا انسان کو راہ ارتقاء پر گامزن کرتا ہے اور اس کے اندر ایسے جذبات پیدا کرتا ہے کہ ان الٰہی شخصیات کی تقلید وتاسی کر کے دنیا وآخرت میں کامیاب و سرفراز ہوا جا سکے۔اربعین حسینی کربلا کے تپتے ہوئے صحرا میں انسانیت کی بقاء وحرمت اور دین وشریعت کی سربلندی کیلئے پیش کی گئی عظیم ترین قربانی اور ان سپوتوں کی جرات وبہادری کی یادگار ہے، یہ شہیدان راہ خدا کی عزت وحرمت اور حقوق بشر کے حصول وتحفظ کیلئے مظلومین ومستضعفین کی حمایت اور سچا دفاع کرنے والوں کی نبرد آزمائیوں کی قدردانی کا عظیم ترین دن ہے، سرفروشان کربلا نے اپنے پاک وطاہر خون کی قربانی دے کر اور خانوادہ عصمت نے جن کی عفت وطہارت پر آیۂ تطہیر انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہر کم تطہیرا گواہ ہے ان عظیم بیبیوں نے شتران بے کجاوہ پر شہر بہ شہر، قریہ بہ قریہ، کوفہ وشام کے بازاروں اور یزید وابن زیاد کے درباروں میں تشہیر اور پیشی گوارا کر کے تحریک ہائے حریت و آزادی کیلئے وہ عظیم بنیاد قائم کر دی جس کی پیروی میں شرق وغرب، جنوب وشمال، کشمیر و فلسطین، افغانستان وعراق سمیت پوری دنیائے مظلومیت کے متوالے اور جیالے نہ صرف آج تک عمل پیرا ہیں بلکہ ہر دور کے آمر و یزید سے نبرد آما رہیں گے جب تک پوری کائنات پر عدل وانصاف کا پھریرا نہیں لہراتا اور ظلم وبربریت ابدی موت نہیں مرجاتا، حسینیت پر چلنے والے ہی یزیدیت کو ابدی نیند سلا سکتے ہیں اربعین حسینی کو یاد رکھنے کا درس عظیم ہستیوں حضرت زینب وزین العابدین نے دیا۔حضرت زینب بنت علی جرات وبہادر میں بطلہ کربلا اور شیر دل خاتون ہیں جنہوں نے مکتب مرتضوی وفاطمی آغوش فضل وتقوی میں نشوونما پائی، آپ کے خطبات نے قصرہائے یزیدیت کو لرزا دیا اور ظلم وبربریت کو ڈھا دیا۔آپ کی راہ وروش بشریت کی خوش بختی وسعادت کی راہ ہے، حضرت زینب کبری سانحہ کربلا کی وہ عظیم مجاہدہ ہیں جنہوں نے تمام تر مصائب وآلام، تکالیف اور قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں مگر ذرا بھی شکوہ نہیں کیا۔اس خاتون معظمہ پر لاکھوں سلام عقیدت، آج اگر حسین ہر مظلوم بلکہ ہر قوم کے دل میں آباد ہیں اور انہیں بھلایا نہیں جا سکتا تو حضرت زینبؑ وزین العابدینؑ کی اہم ترین صبر آزما جدوجہد جب تک حق باطل نبرد آزما رہینگے اس وقت تک امام حسینؑ کی انمول قربانی صاحبان حق کی جدوجہد کو تقویت وطمانیت پہنچاتی رہیگی کیونکہ امام عالی مقامؑ نے عدل و انصاف کو زندہ کرنے کی راہ میں انسانیت کی نجات کیلئے جام شہادت نوش فرمایا اسی لئے حق و صداقت وعدالت کو ہرگز فراموش نہیں کیا جا سکتا چنانچہ نواسہ رسول الثقلین حضرت امام حسینؑ اور آپ کے جاں نثاروں کے افکار ہمیشہ زندہ وتابندہ رہینگے، عزاداری امام حسینؑ سے ظلم واستبداد سے جرات ودلیری کے ساتھ مبازرہ کی راہیں کھلتی ہیں اور ایثار وقربانی کے بیش بہا قیمتی جذبے کا درس ملتا ہے۔شعائر حسینی سے استفادہ کر کے آج بھی القدس کو بازیاب، کشمیر وفلسطین کو آزاد، عراق افغانستان سے اتحادی افواج کا اخراج اور اسلام کے نام پر قائم ہونے والے وطن عزیز پاکستان کی عزت وحرمت کو دوبالا کیا جا سکتا ہے۔نواسہ رسول الثقلین شہزادہ کونین حضرت امام حسینؑ نے اقدار الٰہی کے تحفظ، حرمت بشریت کی پاسداری اور دین وشریعت کی پاسبانی کیلئے کربلا کے تپتے صحرا میں اپنے 72 جانثاروں کی جانوں کا وہ عظیم ترین نذرانہ پیش کیا جس نے نہ صرف دین وشریعت بلکہ انسانیت کو تا ابد آلاباد منزل کمال سے سرفراز کر دیا، حضرت امام حسین کی باشکوہ عظمت حیات وشہادت نے تاریخ عالم میں ایک نیا سنہری باب رقم کیا اور دنیائے بشریت کو اپنی قربانیوں، ایثار، صبر واستقلال اور براشت کا گرویدہ بنا لیا۔انہوں نے کہا کہ دشت نینوا سے شروع ہونے والا معرکہ عظیم دنیا کی تمام آزادی بخش تحریک ہائے حریت کیلئے الہام بخش ثابت ہوا۔حسینی قربانیوں کی تاریخ جہاں ہمیں بہت سے سبق سکھاتی ہے ان میں سے ایک درس ظلم وبربریت اور جبر استبداد سے نبرد آزما ہونا اور ذلت کی زندگی پر عزت کی موت کو ترجیح دینا ہے۔یہ وہ فیض عام ہے کہ شریعت محمدی، افکار حیدری، عصمت فاطمی غرضیکہ خاصان الٰہی کی حسنات ومعروفات کا تذکرہ جاری وساری ہے، حسین ابن علی کی شہادت عظمی نے دین وشریعت کو درخشندگی عطا کی، درندگی کا قلع قمع کرنے کا طریقہ سکھلایا اور بندگی کو صائب زندگی قرار دیا، کربلا تحاریت ہائے آزادی عالم کا ملجا وماویٰ اور سرچشمہ ہے جس سے کائنات آج بھی فیض یاب وسرفراز ہے۔

اربعین حسینی کے موقع پر بارگاہ رسولؐ وعلیؑ وبتولؑ میں سپاس تعزیت پیش کرتے ہوئے اس عہد کا اعادہ کیا کہ مشن حسینیت کیلئے آخری سانسوں تک عملی جدوجہد جاری رکھی جائے گی اللہ تعالی ہمیں عزاداری وسوگواروں کے ساتھ محشور فرمائے۔

بقول شاعر

مظلوم کا حق ہے عالم پر	ہیں دونوں جہاں غمخواروں میں
شبیرؑ کا ماتم چاند میں ہے	شبیر کا ماتم تاروں میں

خودمختاری وسالمیت خطرے میں ہے، استعمار کا اصل ٹارگٹ پاکستان ہے

ٹی این ایف جے اعلیٰ سطحی اجلاس

ابلیسی قوتیں تمام تر توانائیاں مسلمانوں کو زیر کرنے پر صرف کر رہی ہیں، حکمران عالمی استعمار کی بی ٹیم بننے کی بجائے اپنے فیصلے خود کریں

مقننہ، عدلیہ اور منتظمہ میں ہم آہنگی ضروری ہے۔ سندھ و بلوچستان میں ٹارگٹ کلنگ اور ایف سی کے مغوی اہلکاروں کا سفاکانہ قتل قابل مذمت ہے

راولپنڈی (ام البنین نیوز) تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان کا دوروزہ اعلیٰ سطحی اجلاس قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی صدارت میں اہم عالمی وقومی امور کے بارے میں مختلف قراردادوں کی منظوری کے بعد 6 جنوری جمعہ کی شام راولپنڈی میں ختم ہوگیا۔ شرکائے اجلاس نے ایک قرارداد کے ذریعے اس امر پر گہری تشویش کا اظہار کیا کہ وطن عزیز پاکستان چاروں طرف سے اندرونی و بیرونی خطرات میں گھرا ہے۔ ابلیسی قوتیں اپنی تمام تر توانائیاں پاکستان کو زیر کرنے پر صرف کر رہی ہیں، نیٹو سپلائی روکنے کے بعد سے قتل وغارتگری، دہشتگردی اور ٹارگٹ کلنگ میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ قرارداد میں گزشتہ روز ٹانک میں دہشتگردوں کے ہاتھوں ایف سی کے مغوی درجن بھر اہلکاروں کے سفاکانہ قتل کی پرزور مذمت کی گئی۔ قرارداد میں باور کرایا گیا کہ پنجاب میں بجلی اور سوئی گیس کا بحران زوروں پر ہے۔ ڈاکے، اغوا زنی، جلاؤ گھیراؤ اور ہوش رباء مہنگائی جیسے مسائل نے عوام کا جینا دوبھر کر رکھا ہے۔ دوسری جانب سندھ اور بلوچستان میں کوئی دن ٹارگٹ کلنگ سے خالی نہیں، بعض نام نہاد سیاستدان ولیڈران لاشیں گرنے پر اپنی سیاست چمکانے کے انتظار میں رہتے ہیں، مشاہیر وشعائر اسلامی کی حرمت اور تقدس کا لحاظ نہیں اور ہر لیڈر اپنی راگ راگنی الاپ رہا ہے۔ حکومت کی جانب سے دہشتگرد قرار دیئے گئے ممنوع گروپ کھلے عام دندناتے پھر رہے ہیں بلکہ اپنی خواہشات اور مطالبات کو بھی منوا رہے ہیں، تیسری جانب اسمبلیوں میں ہنگامہ آرائی اور سیاستدانوں کے مابین لڑائی سے ذلت و رسوائی اور جگ ہنسائی ہو رہی ہے غرضیکہ پوری توانائیاں اداروں کو آپس میں لڑانے اور اپنا لوہا منوانے کیلئے استعمال کی جارہی ہیں، قرارداد میں باور کرایا گیا کہ جن سے پانچ صوبے نہیں سنبھالے جارہے وہ مزید صوبوں کا مطالبہ کر رہے ہیں گویا ہر سیاستدان، وزیراعلیٰ اور گورنر بننے کے خواب دیکھ رہے ہیں، ٹی این ایف جے کے اعلیٰ سطحی اجلاس میں قرارداد

کے ذریعے تجویز پیش کی گئی کہ تمام ریجنوں کو صوبوں کا درجہ دے کر اس مسئلے کو خوش اسلوبی کیساتھ حل کیا جاسکتا ہے اس طرح سیاستدانوں کے بھائی بھتیجے اور چاچے مامے صوبوں کے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہو جائیں گے، عوام چاہے بھاڑ میں جائیں، ایک اور قرارداد میں اس بات پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ میموسکینڈل نے عوام کا ناک میں دم کر دیا ہے اور اصل مسائل سے توجہ ہٹا کر سارا زور اسی پر لگایا جارہا ہے۔ قرارداد میں یہ بات زور دے کر کہی گئی کہ حکمران وسیاستدان ذہن نشین رکھیں کہ عوام کو ان باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں بلکہ وہ صرف اپنے مسائل کا حل چاہتے ہیں اور سیاستدانوں کو انہوں نے اسی مقصد کیلئے ایوانوں میں بھجا تھا لہٰذا ان کا فرض ہے کہ وہ لوڈشیڈنگ، بیروزگاری، مہنگائی اور دہشتگردی کے خاتمے اور ملک کی عزت و حرمت بنانے پر پوری توجہ دیں، قرارداد میں ارباب اقتدار سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ لاء اینڈ آرڈر کو ہر قیمت پر یقینی بنائیں، دہشتگردوں کو آہنی شکنجے میں جکڑیں اور پاکستان کو امنستان بنانے پر توانائیاں صرف کریں۔ ایک اور قرارداد میں حکمرانوں اور سیاستدانوں سے کہا گیا کہ وہ سڑکوں کے بجائے پارلیمنٹ میں اپنے مسائل حل کریں، قرارداد میں مقننہ عدلیہ اور منتظمہ کے مابین ہم آہنگی کے فروغ پر زور دیا گیا تاکہ ملک کو ترقی اور استحکام کی راہ پر گامزن کیا جاسکے، ایک قرارداد میں واضح کیا گیا کہ ماہ صفرالمظفر میں محرم الحرام کی طرح عزاداری کا سلسلہ جاری رہتا ہے، قرارداد میں عزاداران امام عالی مقام پر زور دیا گیا کہ وہ عزاداری کو ہر شے پر ترجیح دیتے ہوئے اپنے غموں کو غم حسینؑ میں مدغم کر دیں کیونکہ غم حسینؑ تمام غموں سے بالا اور اعلیٰ ہے۔

شعائر اللہ کی تعظیم واجب ہے اور تحفظ و پاسداری جزو تقویٰ ہے، ام لیلیٰ مشہدی

اسلام آباد (ام البنین نیوز) ام البنین ڈبلیو ایف کی چیئر پرسن ام لیلیٰ مشہدی نے کہا ہے کہ شعائر اللہ کی تعظیم واجب جبکہ تحفظ و پاسداری جزو تقوی ہے لہذا بنی ہاشم کی حویلی کی نگہبان حضرت ام البنینؑ کی تاسی میں قائم ہونے والی ہماری تنظیم دینی شعائر بالخصوص خواتین کی مجالس و محافل کی حفاظت کے فریضے کی انجام دہی کیلئے دن رات کوشاں ہیں۔ یہ بات انہوں نے مرکزی دفتر جامعہ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد میں محرم الحرام ایام عزاء کے سلسلے میں انتظامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہی، ام لیلیٰ مشہدی نے باور کرایا کہ جس طرح دنیائے رجال میں متقی و پرہیز گار موجود ہیں اسی طرح طبقہ نسواں میں بھی بلند مرتبہ خواتین پائی جاتی ہیں جنہیں علم وفضل اور زہد وتقوی میں کمال حاصل تھا، انہی میں سے ایک ہستی حضرت ام البنینؑ ہیں۔ آپؑ اہل بیتؑ شناسی اور ان کی عظمت وحرمت کا عرفان رکھتی تھیں۔ آپؑ کی حسینؑ سے عقیدت ومحبت وخلوص زہدوتقوی کا بین ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ام البنین علم وفضل کا پیکر اور عظمت اہلبیت کی عارفہ تھیں۔ اسی لیے آپؑ نے اپنے چاروں بیٹوں کو نواسہ رسول الثقلین حضرت امام حسینؑ کی بارگاہ اقدس میں قربانی کیلئے پیش کر دیا۔ مشیر اعلیٰ ام البنین ڈبلیو ایف سیدہ بنت الہدی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت ام البنینؑ کی خواہش تھی کہ ان کے بیٹے قربان ہو جاتے مگر کاش حسینؑ بچ جاتے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ام البنین کا جذبہ ایثار وقربانی اجر رسالتؐ اور اظہار مودۃ کی دلیل ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج دنیائے انسانیت کو جن بحرانوں کا سامنا ہے ان کی سب سے بڑی وجہ عدل وانصاف کا فقدان ہے۔ انہوں نے کہا کہ آزادی و حریت کی تحریکوں میں ظالمین سے برسر پیکار اور وطن عزیز میں اپنے سینوں پر شہادت کے تمغے سجانے والے عظیم سپوت ان عظیم ماؤں کے شیر کی تاثیر دکھا رہے ہیں جن میں حضرت ام البنینؑ سرفہرست ہیں۔ اس موقع پر ایک قرارداد کے ذریعے اس عہد کا اعادہ کیا گیا کہ آمدہ محرم الحرام کے سلسلے میں قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی جو بھی لائحہ عمل دینگے اس پر پوری قوم بھرپور لبیک کہے گی، قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ دہشتگردی کے خاتمے کیلئے ٹھوس عملی اقدامات کرے اور کالعدم گروپوں کو کھلی چھٹی دینے کی بجائے انہیں آہنی شکنجے میں جکڑے، اس موقع پر سپریم کمانڈر مسز عقیل نقوی اور دیگر عہدیداران نے بھی اجلاس سے خطاب کیا۔

مجاہدہ کربلا شہزادی سکینہ کا پاکیزہ اسوہ رہتی دنیا تک کیلئے مشعل راہ اور سرمایہ دین وایمان ہے، بنت علی موسوی

جامعہ المرتضیٰ اسلام آباد میں سکینہ جنریشن کے زیر اہتمام مجلس عزاء میں تابوت حضرت سکینہ بنت الحسینؑ کی برآمدگی و ماتمداری

اسلام آباد (ام البنین نیوز) قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ ہفتہ اسیران کربلا کی مناسبت سے ام البنین ڈبلیو ایف، سکینہ جنریشن اور گرلز گائیڈ اور انجمن دختران اسلام (رجسٹرڈ) کے زیر اہتمام جامعۃ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد میں مجلس شہادت سکینہ بنت الحسینؑ کا انعقاد کیا گیا جس سے خطاب کرتے ہوئے خطیبہ آل نبی سیدہ بنت علی موسوی نے کہا کہ سیرت سکینہ معصومہ سلام اللہ علیہا دختران ملت کیلئے مینارہ نور اور نسل نو کیلئے رہنمائی کا بہترین ذریعہ ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ملت حقہ کیلئے باعث عزت وحرمت بنا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کوفہ وشام کے درباروں میں پیش آنے والے مصائب وآلام کا مقابلہ کرتے ہوئے عزم وہمت کی جو مثال شہزادی سکینہ بنت الحسینؑ نے پیش کی وہ رہتی دنیا تک کیلئے انمٹ ولازوال ہے۔ آپؑ کی پاکیزہ ہستی مخدرات عصمت وطہارت کے ہمراہ جس طرح بعد شہادت حسینؑ مصروف جہاد رہی تاریخ انسانیت ایسے نقوش پیش کرنے سے قاصر ہے۔ مخدرات عصمت کا جذبہ قربانی بے مثال ہے کیونکہ یہی وہ پاکیزہ جذبہ ہے جس نے انسانیت کو عروج سے ہمکنار کیا اور ظلم وبربریت کو ہمیشہ کیلئے ذلت ورسوائی سے دوچار کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی مشکلات زمانہ سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے اسی خانوادہ عصمت وطہارت کے دروازے پر سر جھکانا ہوگا، مجلس عزاء میں منظور کردہ ایک قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ حکومت آمدہ اربعین حسینی کے موقع پر سیکیورٹی کے موثر اقدامات کو یقینی بنائے۔ مزید برآں حکمرانوں، سیاستدانوں ولیڈران سے مطالبہ کیا گیا کہ ان ایام کی حرمت کو یقینی بناتے ہوئے سیاسی جلسوں، جلوسوں سے گریز کیا جائے اور شہداء کربلا کی عظیم قربانی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے حسینی ہونے کا ثبوت دیا جائے۔ قرارداد میں اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی النجفی کی جانب سے جاری کردہ ضابطہ عزاداری پر عملدرآمد کا سلسلہ جاری وساری رہے گا کیونکہ یہی ضابطہ وطن عزیز میں امن وآشتی کا موثر ذریعہ ہے۔ مجلس سے ذاکرہ تہذیب زہرا نے بھی خطاب کیا۔ اختتام پر تابوت بی بی سکینہ بنت الحسینؑ برآمد کیا گیا اور ماتمداری کی گئی۔ اس موقع پر سیکیورٹی کے فرائض ام البنین، ڈبلیو ایف، سکینہ جنریشن اور گرلز گائیڈ نے سرانجام دیئے، مجلس عزاء کے اختتام پر وطن عزیز کی سلامتی اور عوام کے مسائل کے حل کیلئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔

اجرِ رسالت عزاداری اور ہم

تحریر

علامہ سید وقار حسن تقوی

پورے قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانوں سے صرف 2 چیزیں طلب کی ہیں، یوں تو بقول مولوی صاحبان اتنی لمبی فہرست ہے کہ پوری ایک کتاب بن جائے لیکن ان سب کی بنیاد، جڑ اور اصل صرف اور صرف دو چیزیں ہیں۔ پہلی سورۃ الذاریات آیت نمبر 56 میں ارشاد فرمایا کہ ''نہیں خلق کیا جن وانس کو مگر اس لئے کہ میری عبادت کریں'' تو پہلی چیز جو اللہ نے طلب فرمائی وہ ہے عبادت، ہر شخص اپنے سوچ وفکر ذہن وعلم کے مطابق عبادت کا اپنا مفہوم رکھتا ہے آپ عبادت کے عنوان پر مذاکرہ کر کے دیکھ لیں ہر آنے والا مقرر اپنی سوچ وفکر کے مطابق عبادت کا مفہوم بیان کر رہا ہوگا لیکن ہمارے نزدیک کلامِ خدا کا تفسیر کا حق صرف معصومؑ کو ہے۔ تو اس آیت کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں کہ ''اس آیت میں لیعبدون'' سے مراد لیعرفون ہے (اسے تفسیر فرات سے باقر نثار زیدی صاحب نے اپنی کتاب کشف الولایہ میں نقل کیا ہے) یعنی اللہ کا پہلا مطالبہ یہ ہے کہ انسان اپنے زمانے کے امامؑ کی معرفت حاصل کرے اور تاریخ کے اوراق میں رسولؐ کی حدیث ہے کہ ''جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے زمانے کے امام کی معرفت حاصل نہ کی تو وہ جاہلیت، کفر اور نفاق کی موت مرا'' یعنی ایک انسان کلمہ بھی پڑھ لے، ساری زندگی نمازیں پڑھتا رہے، روزے رکھتا رہے حج پے حج کرتا رہے لیکن اپنے زمانے کے امام کی معرفت حاصل نہ کر سکے تو وہ سب کچھ کرنے کے باوجود کافر ومنافق ہو کر مرا۔ اس کے ساری زندگی کے اعمال کسی کام نہ آئے کیونکہ مقصدِ حیات معرفت امام ہے اور جب وہ اپنی زندگی کا مقصد ہی حاصل نہ کر سکا تو اسکا ہر عمل باطل قرار پایا۔

پھر سورۃ ملک آیت نمبر 2 میں ارشاد ہو رہا ہے۔ ''جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ وہ تمہاری آزمائش کر کے ظاہر کر دے کہ تم میں سے کون احسن عمال کرنے والا ہے اور وہ زبردست اور بڑا بخشنے والا ہے'' اس آیت مبارکہ میں عمل کیلئے صفیۂ واحد استعمال کیا گیا ہے۔ ''یعنی صرف ایک عمل'' اور پھر سورۃ نمل آیت نشاں 90-89 میں ارشاد ہو رہا ہے کہ ''جو ایک نیکی لایا پس اس کیلئے اس کا بہتر عوض ہے اور وہ اس دن کے خوف سے امن والے ہوں گے اور جو ایک برائی لایا پس وہ اوندھے منہ جہنم میں ڈالے جائینگے۔۔۔'' آیت اعلان کر رہی ہے کہ پروردیگار من بھر نیکیاں نہیں چاہتا صرف ایک نیکی کا طلب گار ہے کیونکہ یہ وہ نیکی ہے جو تم نیکیوں کا مجموعہ ہے جسکے بغیر ہر عمل برائی کے زمرے میں آتا ہے۔ معصومؑ سے روایت ہے بحوالہ تفسیر صافی صفحہ نمبر 375 امام جعفر صادقؑ بروایت امام محمدؑ باقر منقول ہے کہ جناب امیر المومنینؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ''الحسنہ'' سے مراد ہم اہلبیتؑ کی ولایت کی معرفت اور ہماری محبت ہے اور ''السیۂ'' سے مراد ہم اہلبیتؑ کی ولایت کا انکار اور ہم سے بغض وعداوت ہے۔ نیابیع المودۃ صفحہ نمبر 161 پر جناب امیر المومنینؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا'' تمہیں ایک نیکی کے متعلق آگاہ کروں اگر انسان بجا لائے تو اللہ اس کو جنت میں داخل کر دے گا اور ایک برائی کے متعلق آگاہ کر دوں کہ اگر انسان وہ برائی کرے گا تو اللہ منہ کے بل آگ میں ڈالے گا اور اس برائی کے ہوتے ہوئے اس کا کوئی عمل قبول نہ کرے گا فرمایا نیکی سے مراد ہماری محبت ہے اور برائی سے مراد ہم سے بغض ہے''۔ پس ثابت ہوا کہ ہمارا پروردگار ہم سے جو کچھ چاہتا ہے وہ صرف اور صرف ''اہلبیتؑ اطہار سے محبت ومودت رکھنا'' اور ''ان کے دشمنوں کو دشمن رکھنا'' اور اسی بات کو سورۃ شوریٰ آیت نمبر 23 میں اور واضح کر دیا جہاں ارشادِ اب العزت ہو رہا ہے ''اے رسول تم کہہ دو کہ میں اس تبلیغِ رسالت کا تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا سوا اس کے کہ میرے قربیٰ میں مودت کو''۔ ستم ظریفی زمانہ یہ ہے کہ پرائے تو پرائے اپنوں نے بھی جو ترجمہ کیا تو لکھا میرے ''قرابتداروں سے محبت'' کی جائے جبکہ آیت میں واضح لفظ قربیٰ ہے قرابتداروں کیلئے عربی لفظ قرباء ہے نہ کہ قربیٰ۔ قرابتداروں جمع کا صیغۂ ہے جبکہ ''قربیٰ'' واحد ہے۔ یہ صیغۂ تفضیل مونث ہے مثلاً ایک لفظ ہے ''کبیر'' جسکے معنی ہیں ''بڑا''۔ اس کا صیغۂ تفضیل ہے ''اکبر'' یعنی سب سے بڑا یہ مذکر ہے یعنی سب سے بڑا مرد اور اسکا مونث ہوگا ''کبریٰ'' یعنی سب سے بڑی عورت۔ اسی طرح لفظ ہے ''صغیر'' جس کے معنی ہیں چھوٹا۔ اس کا صیغۂ تفضیل ہے ''اصغر'' یعنی سب سے چھوٹا یہ مذکر ہے جس کا مطلب ہے سب سے چھوٹا مرد اور اسکا مونث ہوگا ''صغریٰ'' یعنی سب سے چھوٹی عورت تو اسی طرح لفظ ہے ''قریب'' اسکا صیغۂ تفضیل ہے ''اقرب'' یہ مذکر ہے یعنی قریب ترین مرد اور اسکا مونث ہوگا ''قربیٰ'' یعنی ''قریب ترین عورت'' یعنی جناب سید فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا، اسی لئے حکم ہوا کہ ''قربیٰ میں'' مودۃ کرو یعنی جس جس کا تعلق فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے ہے اس سے مودۃ کرو۔

اسی لئے جب جبرائیل نے پوچھا تھا ''اے رب کساء کے نیچے کون کون ہے تو جوابِ رب العزت ہوا یہ ہیں اہل بیت نبوتؐ اور رسالت کی کان یہ ہیں فاطمہؑ اور انکے پدر بزرگوار اور شوہر نامدار اور انکے دونوں بیٹے، یعنی یہ ہیں جن کا تعلق فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے ہے۔

عزاداری اجرِ رسالت ہے اور تاریخ میں مودت کی ایک منزل وہ بھی نظر آئی کہ ''چونکہ امام حسینؑ کا لاشہ دھوپ میں پڑا رہا اس لیئے جناب رباب سلام اللہ علیہا بھی زندگی بھر سائے میں نہیں بیٹھیں''۔

ہاں اجرِ رسالت ادا کرنے والے عزاداری کو مقصدِ حیات بنا لیتے ہیں اور جن خوش نصیبوں نے کربلا کو اپنا دین سمجھ لیا وہی صراطِ مستقیم پر ہیں کیونکہ یہی ہماری اور ہمارے دین کی بقاء کی ضامن ہے۔ فرش عزا کی صورت میں جو فورم ہمارے پاس ہے وہ دنیا کی کسی قوم کے پاس نہیں، آج جو عقائد سلامت ہیں وہ اسی فرش، عزا کا مرہونِ

منت ہیں ورنہ زمانے نے کب کسی کو اتنی مہلت دی کہ وہ قتل وغارت گری کے بازار میں اپنی جان اور اپنے عقیدے کو محفوظ رکھ سکے۔ کسی قیمتی شے کے چھن جانے سے دل پر جو کیفیت گزرتی ہے اسے غم کہا جاتا ہے اور جب یہ اجتماعی صورت اختیار کرلے تو اسے عزاء کہتے ہیں۔ اسکی تین صورتیں ہیں: ۱) راوحِ عزاء ۲) رسومِ عزاء اور ۳) تبلیغ عزاء

۱) **روحِ عزاء:** یہ وہ اصل غم ہے جو دل میں ہوتا ہے اور کسی خاص طور طریقے کا پابند نہیں ہوتا، یہ وہ کیفیت ہے جو پورے وجود پر طاری رہتی ہے یہاں تک کہ جب انسان دنیاوی خوشیوں میں گھرا ہوتا ہے اس وقت بھی یہ غم دل میں چٹکیاں لیتا رہتا ہے۔ جب انسان اپنے جوان بیٹے پر نظر ڈالتا ہے تو اسے علیؑ اکبرؑ کی جوانی یاد آتی ہے اور جب شیر خوار بچے پر نظر کرتا ہے تو اسے ایک باپ کی گود میں تڑپتا ہوا ایک پھول سا بچہ اپنی طرف متوجہ کرتا ہے جب وہ کھانا کھاتا ہے اور پانی پیتا ہے تو اسے حسینؑ کے بچوں کی بھوک و پیاس بے چین کر دیتی ہے اور وہ لقمہ کے ساتھ ساتھ قاتلانِ حسینؑ پر لعنت کرتا نظر آتا ہے تو کبھی پانی پی کر ٹھنڈی سانس کھینچ کر یا حسینؑ کہتا سنائی دیتا ہے اور جب وہ کسی ناہموار زمین پر چلتا ہے یا کسی ایسی زمین پر جہاں کانٹے اور پتھر بکھرے ہوئے ہوں تو اسے اپنے اس مظلوم امامؑ کی یاد تڑپانے لگتی ہے جس نے بھاری طوق اور گرانبار بیڑیوں سمیت پا پیادہ ایک ہزار سات سو میل کانٹوں پر سفر کیا تھا۔ اس عالم میں انسان کسی خطیب، ذاکر یا کتاب کا محتاج نہیں رہتا بلکہ اس کا تصور اسے رلاتا اور تڑپاتا ہے اسی کو روحِ عزاء کہتے ہیں۔

۲) **رسولِ عزاء:** یہ انتہائی ضروری اور لازمی شے ہے یہ رسم دراصل تعزیت کیلئے آنے والوں کی وارثوں کے ساتھ شریک غم کی ادائیگی کہلاتی اور ہر ملک وقوم کا اپنا اپنا طریقہ ہوتا یہی وجہ ہے کہ جو لوگ عزائے حسینؑ کے دشمن ہیں ہمیشہ رسومِ عزاء پر اعتراض کرتے ہیں کیونکہ ان میں اتنی بھی اخلاقی جرأت نہیں ہوتی کہ وہ عزائے حسینؑ کے بارے میں ایک لفظ بھی زبان سے نکال سکیں۔ اسی لئے وہ رسوم عزاداری کے خلاف زبان درازی کرتے ہوئے اپنی شرعی تاویلیں پیش کرتے ہیں۔ جب کوئی غم اجتماعی طور پر منایا جائے اور اس میں چند خاص طور طریقے بروئے کار لائے جائیں تو یہ رسمِ عزا ہوتی ہے جسکا ایک مقصد تو خدمتِ اہلبیتؑ میں تعزیت پیش کرنا ہوتا ہے تو دوسرا مقصد اس ذکر کو تازہ کرنا ہوتا ہے تاکہ دنیا کی مصروفیات ہمیں اس غم سے غافل نہ کرسکیں۔ گھروں میں۔ امام بارگاہوں میں مجالس منعقد کرنا، لوگوں کو آنے کی دعوت دینا، خطیبوں وذاکروں کو بلانا، اجتماعی ماتم کرنا، نوحہ خوانی کرنا اور تبرک تقسیم کرنا یہ سب رسومِ عزاء ہیں۔

۳) **تبلیغ عزاء:** عزاءداری کی تیسری صورت تبلیغ عزاء ہے اور یہ وہ حالت ہے جب عزا دارانِ حسینؑ اپنے گھروں اور امام بارگاہوں سے نکل کر گلیوں، سڑکوں اور بازاروں میں آجاتے ہیں اور ایک منظم جلوس کی صورت میں ننگے پاؤں، ننگے سر اور گریبان چاک کئے، سینہ زنی کرتے، زنجیر وقمہ زنی کرتے ہوئے سروں پر خاک ڈالے ایک مقام سے دوسرے مقام تک پیدل گشت کرتے ہیں اور گلی گلی، کوچہ کوچہ ہائے حسینؑ وائے حسینؑ کی آوازوں سے گونجنے لگتے ہیں یہ غم کا اظہار بھی ہے اور ظلم کے خلاف احتجاج بھی۔

یہ احتجاج دشمنانِ حسینؑ کے منہ پر ایسا طمانچہ ہے کہ ہر دور میں سازشیں ہوتی رہیں کہ کس طرح اس جلوس عزاء کو بند کیا جائے یا اسے ایک چاردیواری تک محدود کردیا جائے۔ اپنی تمام تر کوششوں اور ظلم وستم کے باوجود جب دشمنانِ حسینیتؑ نے محسوس کیا کہ جیسے جیسے ہمارا تشدد بڑھتا گیا ویسے ویسے شرکاء جلوس کی تعداد بڑھتی رہی اور جلوسوں کی شان وشوکت میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور پھر بہت جلد یہ محسوس کرلیا گیا کہ باہر سے جلوس کو نقصان پہنچانا ممکن نہیں لہٰذا یہ سوچ پروان چڑھنے لگی کہ کسی طرح شیعوں کے اندر سے ایسے لوگوں کو تلاش کیا جائے جو اس مقصد کو پورا کرسکیں اور بلا آخر عزاداری کے دشمنوں کو ایسے لوگ مل گئے جو رسوم عزاداری پر اعتراضات کرنے لگے۔ کوئی منبر سے کہتا ہے اتنا بڑا علم کیوں بناتے ہو یہ کپڑا کسی غریب کو دے دیا کرو، تو کوئی کہتا مجلس میں نعرہ حیدری کیوں لگاتے ہو تالیاں بجالیا کرو، کبھی علم پر اعتراض، کبھی ذوالجناح پر اعتراض، کبھی مہندی پر اعتراض کو کبھی زنجیر زنی قمہ زنی پر اعتراض۔ خدا سلامت رکھے زنجیر زن قمہ زن نوجوانوں کو اور اس قائد کا سایہ سلامت رکھے جو برملا کہتا ہے کہ ”عزاداری تمام عبادتوں کی روح اور زنجیر زنی وقمہ زنی روحِ عزاداری ہے“ اور دنیا دیکھتی ہے کہ روز عاشور کربلائے معلیٰ میں زنجیر زن وقمہ زن ماتمیوں کی تعداد دس لاکھ سے بھی زیادہ ہوتی ہے اس لئے کہ شدتِ غم جب اپنی انتہا کو پہنچ جائے تو ایسی حالت میں انسان جو کچھ بھی کرتا ہے وہ شریعت کی قید میں نہیں آتا۔ جسکی دو دلیلیں پیش کی جارہی ہیں۔

۱) حضرتِ اویس قرنی کا اپنے دانت توڑنا اور رسول اللہ کا اس پر کوئی اعتراض نہ کرنا۔

۲) مسافرہ شام کا اونٹ کی ہوج سے اپنا سر ٹکرا کر لہولہان ہوجانا اور امامؑ وقت کا خاموش رہنا۔

عزاداری اجر رسالت ہے لہٰذا جو مودت کی جس منزل پر ہوگا اسی جذبۂ شدت سے عملاً اپنی مودت کا اظہار کررہا ہوگا۔ پس جو حسینؑ کا پرسہ نہ دے سکے اس سے بی بیؑ کیسے راض ہوسکتی ہیں اور جس سے بی بی راضی نہ ہوں وہ کیسے امان پا سکتا ہے۔ عزادار اور عزاداری بنی امیہ، بنی عباس سے لے کر ضیاالحق جیسے جابر ڈکٹیٹر تک ہر قسم کی دہشتگردی کا شکار رہے اور آج بھی عزادار خودکش حملوں اور ٹارگیٹ کلنگ کا شکار ہیں لیکن عزاداروں نے تمام تر مظالم کے باوجود جلوس ہائے عزا پر پابندی نہ کبھی برداشت کی نہ کریں گے کیوں کہ عزاداروں کی خلقت ہی عزاداری کیلئے ہوتی ہے، نہ ہمارے آباؤ اجداد نے کبھی رسمِ عزاداری کے خلاف کوئی گفتگو برداشت کی ہے نہ ہم کریں گے یہی اجر رسالت ہے۔ یزید کے نمک خوار عزاداری کے خلاف کتنی ہی سازشیں کیوں نہ کرلیں روحِ عزاء، رسومِ عزاء اور تبلیغ عزاداری پر کتنے ہی اعتراتات کیوں نہ کرلیں کبھی ہاتھوں کے کڑھوں پر اعتراض، کبھی ذوالجناح پر اعتراض، کبھی تابوت پر اعتراض، کبھی جھولے پر اعتراض تو کبھی مہندی پر غرض کہ دشمنانِ عزاداری سیدِ شہداؑ کسی نہ کسی بہانے عزاداری پر اعتراض اور فتوے جاری کرتے رہتے ہیں ان فتوے ساز فیکٹری کے کرتا دھرتا ہوں کو قمہ زنی اور زنجیر زنی کا ماتم بھی گوارا نہیں جیسے یہ ان کے اپنے جسموں پر وار ہو۔ تمام تر مظالم، سازشوں اور دہشت گردی کے باوجود عزاداری نہ کبھی رکی ہے نہ رکے گی یہ دعائے زہرا سلام اللہ علیھا بھی ہے، اجر رسالت بھی اور ہمارا مقصد حیات۔

سلام

حمادِ اہلبیتؑ محسن نقوی

بے ردا شہر کی گلیوں سے گزر زینبؑ کا
پشت عابدؑ پہ ہے تحریر سفر زینبؑ کا

گر پڑا خاک پہ عباسؑ کا سر مقتل میں!
نوک نیزہ سے نہ دیکھا گیا سر زینب کا

خون شبیرؑ کی ہر بوند کا مقروض بشر
خون شبیرؑ ہے مقروض مگر زینبؑ کا

رات لگتی ہے مجھے بنت پیمبرؐ کی ردا
چاند لگتا ہے مجھے دیدہ تر زینبؑ کا

یہ الگ بات کہ محفوظ رہا دین رسولؐ
یہ الگ بات کہ لوٹا گیا گھر زینبؑ کا

لاش اکبرؑ پہ حسینؑ ابن علیؑ کہتے تھے!
کس نے چھلنی کیا برچھی سے جگر زینبؑ کا

جس جگہ شام غریباں کی ہو مجلس برپا!
ذکر ہوتا ہے وہاں تابہ سحر زینبؑ کا

قمر بنی ہاشم حضرت عباسؑ علمدار

تحریر: سید قیصر عباس

جناب امیر المومنین نے اپنے بھائی عقیل سے ایک مرتبہ فرمایا کہ تم انساب وحالات قبائل عرب سے بخوبی واقف ہو، میں چاہتا ہوں کہ عرب کے اس خاندان میں شادی کروں، جو سب قبائل سے زیادہ شجاعت رکھتا ہو، تاکہ بہادر لڑکا پیدا ہو، جناب عقیل نے اس مقصد کیلئے خاندان بنی کلاب کا انتخاب کیا اور اس خاندان کی ایک خاتون فاطمہ بنت خرام بن خالد بن ربعیہ کو منتخب کیا اور جناب امیر المومنینؑ نے اس سے شادی کی۔ اس خاتون گرامی قدر کا اسم مبارک فاطمہؑ تھا اور بعد میں ام البنین کی کنیت سے مشہور ہوئیں چنانچہ اس مبارک واطاعت شعار خاتون سے مدینہ منورہ میں 4 شعبان 26ھ کو پیکر صفا ووفا جناب عباسؑ پیدا ہوئے، نام اس مولود مسعود کا عباسؑ رکھا گیا۔ چودہ سال پدر مہربان کے سایہ شفقت وعاطفت میں رہے، ان کی زندگی میں بعض جنگوں میں شریک رہے اور آداب حرب اور فنون قتال اپنے باپ حیدر کرار اور فوج اسلام کے علمدار فاتح خیبر سے سیکھے، ہاشمی شجاعت باپ کی جانب سے اور کلابی دلیری رحمت کے اپنی ماں کی طرف سے وارث ہوئے، 40ھ کو جناب امیر المومنین کو کوفہ میں شہادت ہوئی تو اس کے بعد دس سال تک جناب امام حسن مجتبیٰ کی زیر تربیت میں رہے۔ 40ھ میں امام حسن علیہ السلام شہید ہوئے اور ان کے بعد واقعہ کربلا تک جناب سید الشہداء حضرت امام حسینؑ کے ساتھ رہے اور یہ ساتھ ایسا تھا جو منقطع نہ ہوا۔ زندگی میں بھی ساتھ رہے اور موت میں رفاقت کی بلکہ حق رفاقت ادا کیا۔ تقرب خدا اور عظیم قربانی دینے کی وجہ سے انہیں "باب الحوائج" کا لقب عطا ہوا۔ اس کے علاوہ "الشہید" "العبدالصالح" صاحب وفا بھی ان کے القاب جلیلہ ہیں، حسن وجمال کی وجہ سے قمر بنی ہاشم پکارے جاتے ہیں، کربلا میں علمدار حسینی اور سقائے سکینہ کے لقب انہیں عطا ہوئے، ان کی مشہور کنیت ابوالفضل ہے۔ آپ کا قد مبارک دراز، رنگت سفید اور چہرہ خوبصورت تھا آپ کی شخصیت رعب وجلال کے قالب میں ڈھلی ہوئی تھی، آپ جہاں شجاعت وہمت میں بے مثال تھے وہاں حسن وجمال سے بھی مالا مال تھے۔ خوبصورت شخصیت اور قد آور عباسؑ دور کابہ گھوڑے پر سوار ہوتے تھے اور ان کے پاؤں زمین پر خط کھینچتے جاتے تھے، انہیں قمر بنی ہاشم کے لقب سے پکارا جاتا تھا جناب عباسؑ کی شادی حضرت عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب کی دختر نیک اختر حضرت "لبابہ" سے ہوئی تھی ان سے دو صاحبزادے ایک "فضل" جن سے آپ کی کنیت "ابوالفضل" ہے دوسری عبیداللہ، آپ کی نسل عبیداللہ سے بڑھی ہے اس کے علاوہ بھی آپ کی دوسری بیوی سے اولاد معتبر کتب میں مرقوم ہے۔ جناب امیرؑ کی بنی کلابہ کی خاتون سے شادی کا مقصد ہی یہ تھا کہ ایک ذی حشم طاقتور، صاحب رعب وجلال لڑکا پیدا ہو۔ جو مصیبت کے وقت مشکل حالات اور غم کی ساعت میں اہل بیت کا معاون وحامی ہو اور اس شجاع ودلیر فرزند کی وجہ سے اہل بیت کے دکھے ہوئے دل سکون حاصل کر سکیں اور ان کے سہمے بچے سایہ امن میں رہیں، خوف اعداء اور دشمنوں کی یورش سے مخدرات عصمت محفوظ ومامون رہیں کیونکہ کسی خاندان اور

کنبہ میں بہادر اور دلیر مرد مرکز امن وسکون ہوتا ہے اس کے سائے وحفاظت میں تمام افراد قرار حاصل کرتے ہیں اس کے وجود سے خوف امن کے ساتھ، اضطراب سکون کے ساتھ رنج راحت کے ساتھ اور دکھ سکھ کے ساتھ بدل جاتا ہے۔ اس کے دیکھتے ہی بہتے ہوئے آنسو تھم جاتے ہیں جگر کے زخم بھر جاتے ہیں آہیں سسکیاں رک جاتی ہیں اور دل کی دھڑکنیں معمول پر آجاتی ہیں، یہ مقام اہلبیت عظام اور حسینی قافلہ، مسافرین کربلا میں ہاشمی اطفال ومستورات، مرکز وفاوحجت، قرار گاہ غیرت وشجاعت جناب عباس علیہ السلام کو حاصل تھا۔ ان کے نام سے دشمنوں کے بدن کانپتے، ان کے تصور سے فوج اشقیاء کا خون سوکھ جاتا، ان کی پر رعب آواز سے اعصاب جسم شل ہوجاتے، ان کی ہیبت وحشمت کی وجہ سے کسی شقی کو خیام اہل بیت کی طرف آنکھ اٹھانے کی جرات نہ ہوتی، ساتویں محرم سے اہل بیت رسول اور اصحاب وانصار پر مکمل طور پر پانی بند کر دیا گیا اور گھاٹ پر پہرہ بٹھایا گیا، ظالموں کا یہ اقدام جناب عباس کی غیرت کو للکار رہا تھا اور شیر حیدر کرار آزمائش میں تھا اس وقت پیاسی مستورات اور تشنہ دہاں اطفال کی نگاہیں لازماً جناب عباسؑ کی طرف اٹھی ہونگی، العطش العطش کی صدائیں جب غیرت بنی ہاشم کے کانوں سے ٹکرائی ہونگی اور کملائے ہوئے معصوم چہرے جب حیدر کرار کے فرزند اور ستم رسیدہ قافلے کے امیر نے دیکھے ہونگے تو اس غیور کے دل پر کیا گزری ہوگی، کیا جناب عباس کی غیرت گوارا کرسکتی تھی کہ سکینہ پانی مانگے اور غازی خیمہ کے سایہ میں آرام سے بیٹھے، جب اہل بیت رسول پر بندش آب ہوئی اور اہل بیت پر پیاس کا غلبہ ہوا تو جناب عباسؑ سے بچوں کو تشنگی نہ دیکھی گئی، خاص کر معصوم سکینہ جس کو حضرت عباس پر بڑا مان تھا کی تشنگی جناب عباس سے برداشت نہ ہوسکی، حضرت عباس اجازت پا کر خیام سے کس طرح رخصت ہوئے اور ستم رسیدہ بیبیوں نے کس طرح اس کڑیل جوان کو وداع کیا۔ زبان بیان نہیں کرسکتی قلم لکھ نہیں سکتا کیونکہ ان کی امیدوں کا ذخیرہ اور ان کے دکھوں کا مداوا ختم ہو رہا تھا ان کے بے چین دلوں کا سہارا ٹوٹ رہا تھا۔ عباس ہی سے ان کی آس وابستہ تھی پردہ داروں کو اپنے پردوں کی فکر پڑگئی، انہی خیموں کے ستون گرتے نظر آرہے تھے، بچے کلیجے پکڑ کر رہ گئے، عباسؑ درمیان میں تھے گریہ کی صداؤں اور درد بھری آہوں نے عباسؑ کو گھیر لیا۔ بہتے ہوئے آنسوؤں، دھڑکتے ہوئے دلوں، درد بھرے نالوں، چلاتے ہوئے بچوں اور سر پیٹتی ہوئی بہنوں نے درخیمہ سے رخصت کیا۔ جناب عباسؑ نے مشک لی، ہتھیار اٹھائے اور خیمہ سے باہر نکلے ادھر خیام سے العطش العطش کی جگر پاش صدائیں غازی کے کانوں سے ٹکرا رہی تھیں، مولا عباس نے پوری توجہ پانی لانے کی طرف مرکوز رکھی ان کی انتہائی خواہش تھی کہ درد رسیدہ مستورات اور یتیم بچوں کو پانی سے سراب دیکھ لوں، میرے بعد انہیں کون پانی پلائیگا، جناب عباسؑ نے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور رجز پڑھتے ہوئے فرات کا رخ کیا۔ حیدر کرار کا فرزند مشک سنبھالے جانب فرات بڑھا، اعداء کی صفیں حائل ہوتی رہیں لیکن صفدر جرار کے پسر نے صفوں کو چیرتے ہوئے حملہ آور بہادروں کو ہلاک کرتے ہوئے فرات کی جانب پیش قدمی جاری رکھی، اب تنہا صرف ایک عباسؑ ہیں اور چار ہزار پہرے دار، کیونکہ عمر بن سعد نے پانی روکنے کے انتظام سخت کر دیئے، آل محمد کا شیر تیغ براں اور نوک سناں سے راستہ بناتا ہوا سیاہ بے پناہ کو راہ سے ہٹاتا ہوا روندتا ہوا اور گھیراؤ کو چیرتا ہوا لب فرات پر پہنچ گیا، چار ہزار، ناری جو محافظین فرات تھے، یکدم حرکت میں آگئے اور چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے، قمر بنی ہاشم نے تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھا، بس کیا تھا، بجلی تھی جو قہر خدا بن کر اعدا واشقیاء پر گری، اسیر آل محمد غضبناک ہو کر کوفہ وشام کے ریوڑ میں گھس آیا، حمزہ کی آن، جعفر طیار کی شان، حیدر کرار کی جان، فرات کے کنارے پر جلوہ گر تھی، ہاشمی وکلابی شجاعت کا مالک عباس ان ناریوں پر غالب آگئے اور گھاٹ خالی ہوگیا اور ساحل فرات پر ایک عباس ہیں اور ایک انکا گھوڑا، عباس نے فرات پر مکمل قبضہ کر لیا۔ ترائی میں گھوڑا اترا۔ پانی میں داخل ہوا۔ سوار بھی پیاسا، راہوار بھی تشنہ، مولا عباس نے باگیں ڈھیلی کر دیں کہ اسپ باوفا سراب ہولے مگر وفادار کا وفادار راہوار تھا وفا وحیا کے ماحول میں پلا پوسا تھا۔ علمدار شبیرؑ گھوڑے سے اترے، شدت پیاس اور قلب وجگر کباب ہو رہے تھے، ہاتھوں نے پانی کو چھوا، پانی کی ٹھنڈک محسوس ہوئی لیکن آقا حسین اور ان کے اطفال وعیال کی پیاس کی شدت نے ذہن وزبان کو پیاسا رکھا۔ ان کی تشنہ دھانی پر اپنی سیرابی کو سبقت نہ دی، پانی سے چلو بھرا، دشمنوں کو اپنا قبضہ وغلبہ دکھایا، مگر ام البنین کے پیاسے لال نے وہی پانی دریا کی لہروں کے سپرد کر دیا۔ مشک بھری اور خود سوکھے گلے اور تشنہ لبوں کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے، سقائے سکینہ گھوڑے پر سوار دریا کی ترائی سے باہر نکلا، عمر بن سعد نے دیکھا کہ اگر پانی خیموں میں پہنچ گیا تو علیؑ کے دونوں پسر حسینؑ اور عباسؑ ہماری بقیہ فوج کیلئے کافی ہیں، اس وقت اس تمام لشکر کو اکٹھا کر کے چاروں طرف سے بھرپور حملہ کیا۔ ادھر تنہا علی کا لال، پھر دکھا ہوا دل، صدمات سے دوچار، قلب وجگر فگار تشنہ لب ادھر لشکر جرار۔ ہر قسم کے ہتھیاروں سے آراستہ، گھاٹ خالی کرا دینا، کنارے پر قبضہ کرنا اور فوج مخالف کا بھیڑ بکریوں کی طرح بھاگنا، عباسؑ کی ہمت وشجاعت کا ثبوت ہے، عباس نے نہر فرات پر قبضہ کر لیا۔ اور مشک بھر لی تا کہ خیموں میں بچوں اور بیبیوں کیلئے پانی لے جائیں اس دوران کسی شقی القلب نے پہلے حضرت عباس کا ایک بازو قلم کر دیا پھر دوسرا بازو قلم کر دیا چنانچہ عباس نے مشکیزہ اپنے دانتوں میں دبا دیا۔ اس دوران آپکا مشکیزہ بھی چھلنی کر دیا گیا اب جناب عباس کی آس ٹوٹ گئی آپ پر تیروں کی بارش ہوگئی، جناب عباس جب گھوڑے سے ہاتھوں کے سہارے کے بغیر گرے تو آواز استغاثہ بلند کی، جب امام نے آواز استغاثہ سنی تو کمر پر ہاتھ رکھ کر اٹھے، اور اٹھتے بیٹھتے اپنے آپ کو جناب عباسؑ کے قریب پہنچا دیا۔ جانثار بھائی کے سرہانے کھڑے ہوگئے، دیکھا کہ قوت بازو اور زور کمر خون میں غلطاں، زخموں سے چور، زخمی سینہ اور کٹے ہوئے بازوؤں کے ساتھ خاک کربلا میں بیرونی اور اندرونی زخموں اور دردوں سے کراہ رہا تھا، بدن پاک تیروں سے بھرا ہوا ہے اور بے شمار زخم کھائے ہوئے آنکھیں بند کئے ہوئے حسرتوں اور ارمانوں کے ساتھ گرم ریت پر سویا ہوا ہے اس وقت مولا وآقا امام نے کہا کہ اب میری کمر ٹوٹ گئی، وفادار بھائی نے حق وفا ادا کر دیا۔ عباسؑ کی موت سے زیادہ عباسؑ کی حسرتوں اور ارمانوں کا غم تھا اگر پانی خیمہ میں پہنچ جاتا تو غم کسی قدر ہلکا ہوجاتا مگر اس حسرت نے موت عباس کا صدمہ بڑھا دیا۔ امام مظلوم نے کڑیل جوان بھائی کی لاش پر نوحہ پڑھا۔ بنی ہاشم کے بیس بچے ہاتھوں میں پیالے لیے مرجھائے ہوئے چہروں کملائے ہونٹ کھلے ہوئے بالوں اور خاک آلود کپڑوں کے ساتھ درخیمہ پر اپنی پیاس کی آس لگائے میدان کی طرف نظریں جاتے اور آمد عباس کا انتظار کر رہے تھے ان کے آگے مولا کی پیاری سکینہ بھی شدت سے مستورات کو انتظار تھا کہ ناگاہ حسین نظر آئے بچے حسین کی طرف دوڑے سکینہ نے پوچھا بابا جان چاچا جان نہیں آئے، رو کر بولے بیٹی وہ تو ہمیشہ کیلئے ہمیں چھوڑ کر چلے گئے ہیں، تیرے چچا کے دونوں بازو قلم ہو گئے، مشک تیروں سے چھلنی ہوگئی عباس شہید ہوگئے، عباس کی وصیت کے مطابق ان کی لاش اقدس کو خیموں میں نہیں لایا گیا۔

نہج البلاغہ کے آئینے میں

جس میں پرودگار کے اوصاف رسول اکرم اور اہل بیت اطہار کے فضائل اور موعظہ حسنہ کا ذکر کیا گیا ہے

بابرکت ہے وہ پروردگار جس کی ذات تک ہمتوں کی بلندیاں نہیں پہنچ سکتی ہیں اور عقل وفہم کی ذہانتیں اسے نہیں پا سکتی ہیں وہ ایسا اول ہے جس کی کوئی آخری حد نہیں ہے اور ایسا آخر ہے جس کیلئے کوئی فنا نہیں ہے۔(انبیاء کرام) پروردگار نے انہیں بہترین مقامات پر ودیعت رکھا اور بہترین منزل میں مستقر کیا وہ مسلسل شریف ترین اصلاب سے پاکیزہ ترین ارحام کی طرف منتقل ہوتے رہے کہ جب کوئی بزرگ گزر گیا تو دین خدا کی ذمہ داری بعد والے نے سنبھال لی، (رسول اکرم) یہاں تک کہ الٰہی شرف حضرت محمد مصطفیؐ تک پہنچ گیا اور اس نے انہیں بہترین نشوونما کے معدن اور شریف ترین اصل کے مرکز کے ذریعہ دنیا میں بھیج دیا۔ اسی شجرہ طیبہ سے جس سے انبیاء کو پیدا کیا اور اپنے امینوں کا انتخاب کیا۔(اہلبیتؑ کرام) پیغمبر کی عترت بہترین اور ان کا خاندان شریف ترین خاندان ہے، ان کا شجرہ وہ بہترین شجرہ ہے جو سرزمین حرم پر اگا ہے اور بزرگی کے سایہ میں پروان چڑھا ہے ان کی شاخیں بہت طویل ہیں اور اس کے پھل انسانی دسترس سے بالاتر ہیں، وہ اہل تقویٰ کے امام اور طالبان ہدایت کیلیے سرچشمہ بصیرت ہیں، وہ ایسا چراغ ہیں جس کی روشنی لودے رہی ہے اور ایسا ستارہ ہیں جس کا نور درخشاں ہے اور ایسا چقماق ہیں جس کی چمک برق آسا ہے ان کی سیرت میانہ روی، ان کی سنت رشد وہدایت، ان کا کلام حرف آخر اور ان کا فیصلہ عادلانہ ہے۔ اللہ نے انہیں اس وقت بھیجا جب انبیاء کا سلسلہ موقوف تھا اور بدعملی کا دور دورہ تھا اور امت غفلت میں ڈوبی ہوئی تھی، (موعظہ) دیکھو! خدا تم پر رحمت نازل کرے، واضح نشانیوں پر عمل کرو کہ راستہ بالکل سیدھا ہے اور وہ جنت کی طرف دعوت دے رہا ہے اور تم ایسے گھر میں ہو جہاں خوشنودی پروردگار حاصل کرنے کی مہلت اور فراغت حاصل ہے۔ نامہ اعمال کھلے ہوئے ہیں، قلم قدرت چل رہا ہے، بدن صحیح وسالم ہے، زبانیں آزاد ہیں، توبہ سنی جا رہی ہے اور اعمال قبول کیے جا رہے ہیں۔(خطبہ نمبر 94)

سلام

از پروفیسر غلام صغریٰ

یہ کیسی تین دن میں بستی بسائی حسینؑ نے
نانا کی شریعت ہے بچائی حسینؑ نے

خوردوکلاں، پیر و جواں شامل سبھی تو تھے
عاشورہ کے دن کیسی انجمن سجائی حسینؑ نے

کربل کی پاس پانی کی محتاج تو نہ تھی
اصغر کے صدقے سبیل کی جاری حسینؑ نے

اسیروں کے قافلے میں سکینہ کو لے چلے
برداشت کی ہے کیسے جدائی حسینؑ نے

تلاش کرتا ہے غافل تو جنت آہ و بکا میں
کربل میں دیکھ کیسے دلائی حسینؑ نے

حکمران و سیاستدان قائدؒ و اقبالؒ کے نظریات پامال کر رہے ہیں

چہلم امام حسینؑ کے احترام میں دفاع پاکستان کانفرنس کا التوا احسن اقدام ہے، کم سن مجاہدہ کربلا سکینہ بنت الحسینؑ کا کردار دنیائے اطفال کیلئے سرمایہ افتخار ہے، آقائے موسوی

راولپنڈی (ام البنین نیوز) قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا ہے کہ جس طرح بنو امیہ نے دین کا لبادہ اوڑھ کر اپنے مفادات کیلئے اسلام کو بدنام کیا اسی طرح آج پاکستان کے سیاستدان و حکمران قائداعظم اور اقبال کے نام استعمال کر کے ان کے نظریات کو پامال کر رہے ہیں، پاکستان کو دہشتگردی کا الزام دے کر سیکیورٹی ہائی الرٹ کرنے کا بھارتی اقدام پاکستان کے ازلی دشمن کے ساتھ دوستی کے دیوانوں کے منہ پر طمانچہ ہے۔ آزادی حیات کا انقلاب کربلا والوں کی قربانی کا مرہون احسان ہے۔ فرزند رسولؐ امام حسینؑ کے ایام عزا کا احترام نہ کرنے والے مادر پدر آزادی کے خواہاں سیاستدان انقلاب اور اسلامی فلاحی ریاست کے نام پر عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں، چہلم امام حسینؑ کے احترام میں دفاع پاکستان کانفرنس کا التوا احسن اقدام ہے، کم سن مجاہدہ کربلا سکینہؑ بنت الحسینؑ کا کردار دنیائے اطفال کیلئے سرمایہ افتخار ہے جنہوں نے اسلام کے تحفظ کی تحریک حسینیتؑ کی خاطر زندان شام میں جام شہادت نوش کیا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے عشرہ شہید زنداں کے اختتامی روز مجلس سکینہ بنت الحسینؑ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ ہندو بنیے کے منہ میں رام رام اور بغل میں ایٹم بم ہے جو پاکستان کو بدنام کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ مسئلہ کشمیر کے حل سے قبل بھارت کے ساتھ دوستی اور امن کا خواب خام خیالی ہے زندہ قومیں اپنے ماضی کو کبھی فراموش نہیں کرتیں آزادی کشمیر کے حصول کیلئے لاکھوں جانوں کے نذرانے ، ماؤں بہنوں بیٹیوں کی عزت و حرمت کی پامالی کیسے فراموش کر دی جائے ، آج بھی بھارتی جیلوں میں ہزاروں بے گناہ کشمیری اسیر ہیں، مذہبی رسومات پر پابندی ہے کشمیریوں کو عزائے حسینؑ سے روکا گیا لیکن ان مظالم کو عالمی سطح پر اٹھانے میں پاکستانی سفارتکار ناکام ہیں جبکہ دہشتگردی کیخلاف سب سے زیادہ قربانی دینے والے پاکستان کو آج بھی بھارتی و مغربی میڈیا مطعون کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وطن عزیز کا ہر شہری گریہ و بکا کر رہا ہے، دوسرے ممالک کی جنگ کا اکھاڑہ بننے کے سبب ملک کے چپے چپے سے لہو رس رہا ہے۔ ٹارگٹ کلنگ کا تواتر کراچی میں رضا عسکری ، بلوچستان میں سرجن باقر شاہ کا بہیمانہ قتل کوئٹہ بم دھماکہ لینڈ مافیا قبضہ مافیا کو کھلی چھوٹ کالعدم جماعتوں کی کھلے عام سرگرمیاں ملک میں امن عامہ کی ابتر صورتحال کی عکاس ہیں۔ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ عراق میں مسیحی برادری نے ایام عزائے امام حسینؑ کے احترام میں کرسمس سادگی سے منا کر ثابت کر دیا ہے کہ حسینؑ رب کا حسینؑ سب کا ہے۔ دفاع پاکستان کانفرنس کا میلاد مصطفیٰ اور چہلم امام حسینؑ کے احترام میں راولپنڈی اور پشاور کے جلسوں کی تاریخ تبدیل کرنا دانشمندی کا مظہر ہے۔ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ آج فلسطین و کشمیر اور عراق و افغانستان کے بچوں اور بچیوں میں آزادی و حریت کی تڑپ سکینہ بنت الحسینؑ کے عظیم کردار کی مرہون منت ہے۔ حضرت سکینہ بنت الحسینؑ خانوادہ رسالت کی چشم و چراغ، شیر خداؑ کی پوتی اور عرب کی معروف و معزز شخصیت امراء القیس بن عدی کی نواسی تھیں، آپ کی نانی یعنی ربابؑ کی والدہ کا اسم گرامی زینب تھا جو عثمان بن حنیف کی عم زاد تھیں اور وہ امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے دور خلافت میں بصرہ کے گورنر تھے۔ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ فرمان رسالت مآب حضرت محمدؐ ہے کہ ''حسینؑ مجھ سے ہے میں حسینؑ سے ہوں اللہ اس سے محبت کرتا ہے جو حسین سے محبت کرتا ہے'' لیکن جن سے حسینؑ محبت کرتے ہوں ان کے مقام و منزلت کا کیا کہنا ، حضرت ربابؑ و سکینہؑ کا مقام و منزلت کا انداز و نواسہ رسول امام حسینؑ کے اس فرمان سے لگایا جا سکتا ہے کہ ''میں اس گھر کو دوست رکھتا ہوں جس میں رباب اور سکینہؑ ہوں''۔ انہوں نے کہا کہ محمد و آل محمدؐ کے بزرگ اور بچے رفتار و گفتار اور عمل و کردار میں سر مو فرق نہیں رکھتے تھے، خواتین عصمت و طہارت نے پیغمبر اسلام اور اپنے آباؤ اجداد کے ان تمام طور طریقوں کو سامنے رکھا اور شہادت حسینؑ سے روشنی حاصل کرتے ہوئے کوفہ و شام کے بازاروں اور ابن زیاد و یزید کے درباروں میں اپنے بے مثال و لاجواب خطبات سے دنیائے ظلم و بربریت، آمریت و یزیدیت کے ایوانوں میں لرزہ برپا کر دیا۔ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ قائداعظم محمد علی جناح اور اقبال تحریک کربلا سے حد درجہ متاثر تھے، قائداعظم کا یہ کہنا کہ مسلمان آزمائش سے نہیں گھبرایا کرتے کربلا والوں کا ہی درس ہے اور اقبال نے قربانی حسینؑ کو خیر و شر کے عظیم ترین معرکہ میں خیر کی فتح سے تعبیر کیا لہذا انقلاب کے ہر خواہشمند کو نواسہ رسول امام حسینؑ کی سیرت و کردار کو اپنانا ہوگا۔

کربلا
یاعباسؑ

سکینہ بنت الحسینؑ کی پاکیزہ سیرت

کے فرمان کی مطابق
عالمی

سکینہ جنبش گذر

شہزادی سکینہ بنت الحسین علیہا السلام

ارم ناز کیانی ڈپٹی سیکرٹری جنرل ام البنین

شہزادی سکینہ مولا حسینؑ کی وہ بیٹی ہیں جن کیلئے مولا نے تہجد کی نمازوں میں دعائیں مانگیں ''کہ اے پروردگار مجھے ایک ایسی بیٹی عطا فرما جو میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سکون ہو'' لہذا اللہ پاک نے آپؑ کو 24 ذی الحج 57 ہجری بروز جمعہ وہ پیاری بیٹی عطا فرمائی جن کا نام مولا حسینؑ نے ''سکینہ'' رکھا۔ لفظ سکینہ ''سکن'' سے نکلا ہے۔ جس کے معنی ہی سکون کے ہیں، راہب کو سات بیٹے عطا کرنے والا حسین جس بیٹی کو دعاؤں سے مانگے مولا کو ان سے کتنی محبت ہوگی۔ ایک روایت میں ہے کہ فرزند رسولؐ بی بی کی پیدائش کے چالیس دن بعد سے ہی انہیں اپنے سینے پر سلانے لگے اور تاحیات سلاتے رہے، مولانا حسینؑ کے علاوہ خاندان بنی ہاشم کے ہر فرد اور بالخصوص قمر بنی ہاشم مولا عباس نے شہزادی کے بڑے چاؤ اٹھائے اور اسی جذبہ محبت کے نتیجے میں یوم عاشور انہیں ''سقائے سکینہ'' کا لقب ملا، فصول مالکی کی روایت کے مطابق آپ کمسنی ہی سے عبادت و ذکر خدا میں مشغول رہا کرتی تھیں، بی بی سکینہ کی والدہ ماجدہ بی بی ام رباب یمن کے بادشاہ امراؤالقیس کی بیٹی تھیں، وہ کبھی کبھار آپ کو ساتھ لے کر اپنے عزیزوں سے ملنے جاتیں تو مولا حسینؑ کا آپ کے بغیر دل نہ لگتا روایت ہے آپؑ فرماتے ''میں اس جگہ سے الفت رکھتا ہوں جہاں سکینہ اور رباب ٹھہری ہوئی ہوں اور جب یہ دونوں اپنے اقرباء سے ملنے گئی ہوں تو رات اتنی لمبی نظر آتی ہے گویا رات کے ساتھ دوسری رات مل گئی ہے۔

بقول شاعر

شبیر کا سرمایہ تسکین سکینہ
شبیر ہے قرآن تو یسین سکینہ

لیؑ و بتولؑ کی پوتی، عباس و زینب کی بھتیجی اور سید الشہداء مولانا حسینؑ کی بیٹی نے کمسنی میں صبر و استقلال کا مظاہرہ کر کے خاندان رسول کیلئے باعث فخر ہوگئیں۔ بی بی سکینہ کی ولادت و شہادت میں زیادہ فاصلہ نہ تھا۔ اس مختصر سفر حیات کو علامہ نجم الحسن نے مدینہ سے مکہ، مکہ سے کربلا، کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے شام تک کا سفر کہا ہے۔ ان مشکل اور کٹھن مراحل کو انتہائی کمسنی کے باوجود آپ نے کیونکر طے کیا ہوگا۔ دس محرم کے قیامت خیز دن نے سیدہ زہرا کا گلستان اجاڑ دیا۔ خیمہ گاہ حسینی سے العطش العطش کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ شہزادی سکینہ نے بچوں سے پانی کا وعدہ کیا اور چچا عباس کو مشک پہنا کر دریائے فرات کی طرف بھیجا، علمدار وفا بازو کٹوا کر چہیتی بھتیجی سے شرمسار مولا کی آغوش میں دم توڑ گئے۔ پھر مولا حسینؑ نے شہزادی سکینہ سمیت تمام بیبیوں سے رخصت چاہی، سلام کر کے سوار ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اسپ وفادار چلنے سے قاصر ہے دیکھا کہ بی بی سکینہ گھوڑے کے سموں سے لپٹی ہیں اور فریاد کرتی ہیں کہ بابا صبح سے جو بھی میدان کی طرف گیا لوٹ کر نہ آیا۔ شام غریباں آگئی، بی بی زینبؑ نے لٹی ہوئی بیبیوں اور بچوں کا پہرہ دینا شروع کیا۔ اب جو بچوں کو جمع کرتی ہیں تو سکینہ دکھائی نہیں دیتی، تلاش کیا تو بی بی مولا حسینؑ کے تیروں بھرے لاشے پر سونے کی کوشش کر رہی ہیں، تین دن کی پیاسی بچی، جلے دامن اور گالوں پر طمانچوں کے نشانات، سسکیاں لیتی سکینہ کو پھوپھی زینب اٹھا کر لائیں۔ گیارہ محرم کو آپ کی شہزادی نے سید سجاد کی قیادت میں بے ردا بیبیوں کے ساتھ برہنہ سر و پا بے کجاوہ اونٹوں پر شام کا سفر کیا۔ تمام راستے شمر کے طمانچے کھاتی ہائے بابا ہائے بابا کہتی سکینہ پنجوں پر چلتی رہی اور جہاں دو گھونٹ پانی ملتا اسے بھیا سجاد کی بیڑیوں پر چھڑک دیتی۔ شام کے زندان میں پہنچ کر بھی بی بی کو نہ صبر آیا نہ نیند۔ بی بی سکینہ نے دربار یزید میں پھپھیوں کے ساتھ پیشیاں بھگتیں اور بابا کو روتی رہی۔ آپ کے رونے سے جب یزید ملعون کی نیندیں تباہ ہونے لگیں تو اس ملعون نے بی بی کو الگ قید کی سزا دیدی، بیمار امام بی بی سکینہ کو اٹھا کر الگ زندان کی طرف چلے سات کوٹھڑیوں کے اندر تنگ و تاریک زندان جہاں نہ روشنی تھی نہ ہوا۔ شہزادی فریاد کرتی رہیں مجھے چھوڑ کر نہ جاؤ بھیا سجاد مجھے یہاں ڈر لگتا ہے۔ مگر صابر امام کا صابر بیٹا دل پر پتھر رکھ کر کمسن بہن کو چھوڑ کر چلا گیا۔ ایک روز بی بی کا نالہ و فریاد حد سے بڑھا، یزید ملعون نے بیمار امام سے ماجرا دریافت کرنے کو کہا بی بی سکینہ نے فرمایا میں نے بابا کو خواب میں دیکھا ہے بابا فرماتے ہیں بیٹی تم جلد میرے پاس آنے والی ہو، بی بی نے سر حسینؑ طلب کیا جیسے ہی بابا کا سر زندان میں لایا گیا بی بی سکینہ تڑپ اٹھیں سر حسین پر سر رکھا اور آپ کی روح پرواز کر گئی۔ امام بیمار قیدی بہن کا لاشہ بندھے ہاتھوں پر اٹھا کر قبرستانِ غریباں کی طرف چلے۔

قدم قدم پہ ملی کربلا سکینہ کو
ستایا ظالموں نے جا بجا سکینہ کو
بچھڑ کے باپ سے تاریکی زنداں میں
صفر کی 13 کو آئی قضا سکینہ کو

اک موجہ تسنیم ہے کوثر ہے سکینہ علیہا السلام

تحسینؔ جعفری

گلزار امامت کا گل تر ہے سکینہ ؑ
تسکین دل سبط پیمبرؐ ہے سکینہ ؑ
تصویر ہے سر تا بہ قدم شرم و حیا کی
دادی کی طرح نور کا پیکر ہے سکینہؑ
جس آئینے میں سیرت زہرہ ؑ نظر آئے
واللہ اس آئینے کا جوہر ہے سکینہ ؑ
''جس گھر میں نہ ہو یہ ، مجھے اچھا نہیں لگتا''
فرماتے تھے شبیرؑ ___ وہ دختر ہے سکینہؑ
بچپن میں سہے ظلم،مگر صبر سے جس نے
کی منزل تسلیم و رضا سر،ہے سکینہ ؑ
تابندہ کیا شام کے زندان کو جس نے
وہ لعل درخشاں ہے ، وہ گوہر ہے سکینہ ؑ
محشر میں محبان علی ؑ کے لئے تحسین
اک موجہ تسنیم ہے، کوثر ہے سکینہ ؑ

اقوالِ امیر المومنین علی علیہ السلام ابن ابیطالب علیہ السلام

انتخاب : سیدہ بنت الحسین

۱۔ لوگ پیار کے لئے ہوتے ہیں اور چیزیں استعمال کے لیے، بات تب بگڑتی ہے جب چیزوں سے پیار کیا جائے اور لوگوں کو استعمال کیا جائے۔

۲۔ اے لوگو!تم کس دنیا پر فخر کرتے ہوجسکا بہترین مشروب مکھی کا تھوک اور بہترین کپڑا کیڑے کا تھوک ہے۔مجھے اس دنیا سے کیا لینا جس کے حلال میں حساب اور حرام میں عذاب ہے۔

۳۔ طبیعت کی نرمی اور سخاوت ، انسان کو دشمنوں کے دلوں میں بھی محبوب بنا دیتی ہے۔

۴۔ نماز کی فکر اپنے اوپر فرض کرلو۔خدا کی قسم دنیا کی فکر سے آزاد ہوجاؤ گے۔

۵۔ تم حق بات کہنے سے مت ڈرو کیوں کے نہ کوئی تمہیں موت دے سکتا ہے اور نہ کوئی تمہارا رزق کم کرسکتا ہے۔

امام حسینؑ نے کربلا میں تقوی کو جو معراج عطا کی تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

بنت علی موسوی

اسلام آباد (ام البنین نیوز) محسن انسانیت شہید اعظم حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے جانثاروں کی یاد میں ام البنین ڈبلیو ایف گرلز گائیڈ، سکینہ جنریشن اور انجمن دختران اسلام کے زیر اہتمام مرکزی امام بارگاہ جامعہ المرتضی جی نائن فور اسلام آباد میں عشرہ محرم کی مجلس سے خطاب کرتے ہوئے مفکر اسلام سیدہ بنت علی موسوی نے کہا کہ تقوی کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنی زندگی میں خداوند عالم کے تعلیم کردہ اصولوں کو اپنائے اور جو کام دینی نقطہ نظر سے غلط ہیں ان سے اجتناب کرے، گویا گناہوں کی آلودگی سے خود کو محفوظ رکھنے کا نام زہد و تقوی ہے۔غرض خلقت انسانی عبادت کو قرار دیا گیا ہے اور روح عبادت حصول زہد و تقوی ہے چنانچہ ارشاد قدرت ہے کہ اے بنی نوع انسان اپنے اس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلوں کو پیدا کیا تاکہ تم زاہد و متقی بن جاؤ۔انہوں نے کہا کہ عبادت کا فلسفہ تقوی ہی کو گردانا گیا ہے اسی لیے نماز کے بارے میں کہا گیا کہ یہ بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے گویا ہر برائی سے بچنا اور ہر اچھائی کو بجا لانا تقوی ہے۔سیدہ بنت علی موسوی نے کہا کہ توکل، صبر و برداشت، عفو درگزر غرضیکہ تمام اسلامی وہ دینی اخلاقیات واقدار کی اساس تقوی ہی ہے، عدل کو بھی تقوی سے قریب قرار دیا گیا ہے اور معیار برتری اور فضل و شرف بھی تقوی ہی کو کہا گیا ہے۔بنت علی موسوی نے واضح کیا کہ محمد وآل محمد علیہم السلام وہ ذوات قدسیہ ہیں جنہوں نے زہد و تقوی کو منزل کمال تک پہنچایا اسی سبب رسولؐ خدا نے اپنے بعد اہلبیت اطہارؑ کو کشتی نوح کی مثال دی کہ جس نے بھی اہلبیت کا دامن تھاما وہ نجات کے ساحل تک پہنچ گیا۔انہوں نے کہا کہ فرزند رسولؐ امام حسینؑ نے میدان کربلا میں تقوی کو جو معراج عطا کی تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔حسینؑ بدی کے مقابل صف آراء ہوئے، عدل کو سربلند کیا انسانی اقدار کی لاج رکھی، صبر کا استعارہ بنے اور سجدہ خالق میں سر کٹا دیا۔انہوں نے حضرت حبیب ابن مظاہرؑ کے مصائب بیان کئے مجلس عزاء سے ذاکرہ طاہرہ بلقیس بخاری، ذاکرہ فرحت فاطمہ سیدہ بانو نقوی، عقیلہ نقوی، حنا نقوی اور صائمہ نقوی نے بھی خطاب کیا۔

کمسن شہزادہ علی اصغر کی قربانی داستان شہادت کا عظیم باب ہے

بنت علی موسوی

اسلام آباد (ام البنین نیوز) محسن انسانیت شہید اعظم حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے جانثاروں کی یاد میں انجمن دختران اسلام اور ام البنین ڈبلیو ایف کے زیر اہتمام مرکزی امام بارگاہ جامعہ المرتضی جی نائن فور اسلام آباد میں عشرہ محرم کی مجالس کا سلسلہ جاری ہے۔پانچویں مجلس میں شہادت شہزادہ علی اصغرؑ بیان کرتے ہوئے مفکر اسلام خطیبہ آل نبی سیدہ بنت علی موسوی نے کہا کہ دین کی سرفرازی کیلئے حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنا بھرا کنبہ لٹا کر قربانی و ایثار کی وہ عظیم مثال پیش کی جس کی تاریخ انسانی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔انہوں نے کہا کہ فرزند رسول حضرت امام حسینؑ عزم و ثبات کے کوہ گراں تھے جنہیں ظلم و جبر و شیطانیت کے تمام تر ہتھکنڈے راہ صداقت سے نہ ہٹا سکے۔انہوں نے کہا کہ کمسن شہزادہ علی اصغر کی قربانی داستان شہادت کا وہ عظیم باب ہے جس نے پروپیگنڈے کے زور پر شہادت حسینؑ کو چھپانے کی تمام تر سازشوں کو ناکام بنا دیا۔سیدہ بنت علی موسوی نے کہا کہ حضرت امام عالی مقامؑ کی قربانی دین اسلام کا قیمتی اثاثہ ہے جس کے نتیجہ میں اسلام کو استحکام حاصل ہوا۔انہوں نے کہا کہ امام حسینؑ کسی خاص فرقے کی میراث نہیں بلکہ تمام مکاتب فکر کے لوگ امام حسینؑ کو امام برحق مانتے ہیں۔امام حسینؑ علم و حکمت، صبر و شکر، زہد تقوی کا عظیم مینارہ ہیں۔انہوں نے کہا کہ ہادی برحق فخر موجودات خاتم المرسلینؐ اور ان کے اہلبیتؑ نے تعلیمات اسلام سے انسانیت کا رخ بدل دیا۔کرہ ارض پر حریت، مساوات و اخوت کا نیا سورج طلوع کیا لوگوں کو وحدت کے رشتوں سے منسلک کیا۔مجلس عزاء سے ذاکرہ طاہرہ بلقیس نے بھی خطاب کیا۔اس موقع پر گہوارہ شہزادہ علی اصغرؑ برآمد ہوا اور خواتین نے ماتمداری کر کے بارگاہ عصمت میں کربلا کے کمسن شہید کا پرسہ پیش کیا۔

مخدرات عصمت کا پاکیزہ اسوہ دنیائے نسوانیت کیلئے بہترین نمونہ عمل ہے،

مسز قرۃ العین

اسلام آباد(ام البنین نیوز)انجمن دختران اسلام، ام البنین ڈبلیو ایف، گرلز گائیڈ اور سکینہ جنریشن کے زیر اہتمام جامعہ المرتضی جی نائن فور اسلام آباد میں عشرہ بیمار کربلا کی مجلس سے مسز قرۃ العین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسیران کربلا نے کوفہ وشام کے بازاروں اور یزید وابن زیاد کے درباروں میں بے ردا اور رسن بستہ ہونے کے باوجود حسینیت کے پیغام کو بڑی جرات و دلیری کے ساتھ پہنچایا، ان مخدرات عصمت کا پاکیزہ اسوہ دنیائے نسوانیت کیلئے بہترین نمونہ عمل ہے۔مسز قرۃ العین نے کہا کہ امام سجاد علیہ السلام خانوادہ عصمت وطہارت کے وہ عظیم فرد ہیں جنہوں نے مشن حسینیت کے دوام اور بقاء کیلئے مثالی کردار ادا کرتے ہوئے یزیدیت کو ہمیشہ کیلئے ناکام و نامراد کردیا، آپؑ خون شہداء کے نہ صرف محافظ بلکہ شریکۃ الحسینؑ حضرت سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کے ساتھ مل کر عزاداری کے بانی مبانی قرار پائے، اس طرح قیامت تک کیلئے اسلام کیخلاف ہونے والی تمام سازشوں کو نیست و نابود کر کے رکھ دیا۔انہوں نے کہا کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے کربلا سے شام تک مقصد قیام حسینی کو اس انداز سے پہنچایا کہ آج بھی یزیدان عصر حسینیت سے خوفزدہ ہیں اور امام عالی مقامؑ کی صدائے استغاثہ آج بھی سنائی دے رہی ہے اور جواب میں کائنات کے ہر گوشے سے لبیک یا حسینؑ کا نعرہ مستانہ سنائی دے رہا ہے۔آپؑ کی دعاؤں کا مجموعہ صحیفہ سجادیہ ملت مسلمہ کیلئے بارگاہ ایزدی میں مناجات کا وہ مینارہ نور ہے جو تا قیامت نہ صرف اسلام کے احیاء کی تحاریک کو مہمیز کرتا رہے گا بلکہ حقیقی معنوں میں نجات ابدی کا ضامن بھی ہے۔انہوں نے کہا کہ آج بھی کشمیر و فلسطین عراق سمیت دنیا بھر کے مظلومین کی تحاریک آزادی کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کیلئے اسوہ بیمار کربلا کی عملی پیروی وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ایک قرارداد میں اس عہد کا اعادہ کیا گیا کہ عزاداران مظلوم کربلا ملک بھر میں 8 ربیع الاول تک جاری رہنے والے ایام عزاء کے پروگراموں میں قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ ضابطہ عزاداری پر بھرپور عملدرآمد کرینگے۔اس موقع پر دختران اہاشمی نے مرثیہ خوانی کی اور ماتمداری کی گئی۔

سلام

سبز علی شہزاد (پشاور)

ضمیر جاگ رہے ہیں جو چند لوگوں کے
قسم خدا کی فقط ہے عنایتِ مظلومؑ

نہیں ہے خوف ہمیں ظالموں کی طاقت کا
کریں گے حشر تلک، ہم حمایتِ مظلومؑ

وہ بد دُعائیں دیتا کبھی بھی قاتل کو
مِلی ہے کرب و بلا سے یہ آیتِ مظلومؑ

ابھی بھی وقت ہے سمجھو مقام شبیریؑ
تمہیں تباہ نہ کر دے شکایتِ مظلومؑ

ذلیل زیست سے عزت کی موت بہتر ہے
ہے بے مثال جہاں میں روایتِ مظلومؑ

وہ پستیوں سے بلندی پہ آگیا شہزادؔ
جو پائی حضرتِ حرؑ نے رعایتِ مظلومؑ

قائد ملت جعفریہ کی میڈیا سے گفتگو

نیٹو سمیت تمام استعماری قوتیں پاکستان کو مٹانا چاہتی ہیں جسے بچانے کیلئے راہ حسینؑ اختیار کرنا ہوگی

سیاستدانوں سے دس دن بھی صبر نہ ہوا، عشرہ محرم کے دوران سیاست بازی کر کے محرم کی حرمت کو نقصان پہنچایا گیا

اسلام آباد (ام البنین نیوز) دین و شریعت کی سربلندی کیلئے ریگزار کربلا پر نواسہ رسولؐ امام حسین علیہ السلام اور آپؑ کی اولاد و اصحاب و انصار کی لہو رنگ قربانی کی یاد میں وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں مرکزی جلوس ذوالجناح، علم و تابوت و گہوارہ شہزادہ علی اصغرؑ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی قیادت میں مسجد و امام بارگاہ و جامعۃ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد سے برآمد ہوا جس میں درجنوں ماتمی دستوں سمیت ہزاروں عزاداران مظلوم کربلا نے شرکت کی۔ دوران جلوس الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا ہے کہ پاکستان لا الہ کے نام پر بنا ہے جسے حسین ابن علی نے میدان کربلا میں اپنی اور اپنے جانثاروں کی بے مثال قربانی سے بچایا۔ نیٹو سمیت استعماری سرغنے کے تمام ایجنٹ اسلامی ایٹمی قوت پاکستان کو مٹانا چاہتے ہیں جسے بچانے کیلئے بنائے لا الہ حسین ابن علیؑ کی راہ اختیار کرنا ہوگی۔ انہوں نے اس امر پر دکھ کا اظہار کیا کہ سیاستدانوں سے دس دن بھی صبر نہ ہوا جنہوں نے عشرہ محرم کے دوران سیاست بازی کر کے محرم کی حرمت کو نقصان پہنچایا جس کا احترام زمانہ جاہلیت کے لوگ بھی کیا کرتے تھے، عزاداری سب سے بڑا احتجاج ہے جسے احتجاج کرنا ہے وہ اس میں آ کر شامل ہو، تمام شیعہ سنی مسلمان بلا تفریق بلکہ ہر انسان رسول خداؐ کو ان کے فرزند امام حسینؑ کا پرسہ پیش کر رہا ہے جبکہ میڈیا پر عشرہ محرم کے دوران جاری رہنے والے میوزک پروگراموں نے تمام مسلمانوں کے دلوں کو زخمی کر دیا ہے۔ عزاداروں کے مسائل کے اور قیام امن کیلئے ٹی این ایف جے نے ملک بھر میں محرم عزاداری سیل قائم کئے ہیں جن سے وفاقی وزارت داخلہ کا تعاون باعث اطمینان ہے جبکہ پنجاب حکومت نے حسب سابق عزاداروں سے کوئی تعاون نہیں کیا ہماری شرافت کو کمزوری نہ سمجھا جائے ہم اپنے جلوسوں کا رخ کسی بھی جانب موڑ سکتے ہیں لیکن ہم نے ہمیشہ وطن کی سلامتی اور استحکام کو ترجیح دی ہے اور دیتے رہیں گے کیونکہ اس پاک وطن کی محبت ہمارا جزو ایمان ہے اس پر کبھی آنچ نہیں آنے دینگے، انہوں نے کہا کہ 80 اور بعد ازاں 85ء موسوی جونیجو معاہدہ کے تحت حکومت عزاداروں کے ساتھ تعاون کرنے کی پابند ہے لیکن پنجاب کے موجودہ حکمران جب بھی برسر اقتدار آئے انہوں نے عصبیتوں کو ہی ہوا دی ہے۔ 86ء میں بھی انہی کے دور حکومت میں لاہور میں 26 امام بارگاہوں اور مساجد کو آگ لگائی گئی تھی لیکن ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی، ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ کوئی انتظامات کرے یا نہ کرے ہم عزاداری جاری رکھیں گے ہم موت سے ڈرنے والے نہیں ہم اس علیؑ کے ماننے والے ہیں جن کا فرمان ہے کہ موت ہم پر آ پڑے یا ہم موت پر جا پڑیں ہمیں موت سے اتنی محبت ہے جتنی بچے کو ماں کے دودھ سے ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دین کی تکمیل جو حضرت آدمؑ سے عیسیٰؑ تک انبیاء نہ کر سکے رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محض 23 سال کی جدوجہد اور قربانیوں سے اس دین کی تکمیل کر دی۔ یزید اس کامل دین کو مٹانے پر تلا تھا اگر حسین ابن علیؑ میدان کربلا میں سر نہ کٹاتے تو رسول خداؐ سمیت تمام انبیاء کی محنت رائیگاں چلی جاتی، اسی بناء پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ حسینؑ مجھ سے اور میں حسینؑ سے ہوں اسلام کی بقاء حسین ابن علیؑ کی قربانی کی مرہون منت ہے۔ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ ہادی برحق نے امت کو یہ ہدایت فرمائی تھی کہ میں تم میں دو چیزیں قرآن و اہلبیتؑ چھوڑے جا رہا ہوں اگر ان سے جڑے رہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے لیکن آج مسلمان قرآن و اہلبیت کی راہ سے دور ہو چکے ہیں، ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ پاکستان میں شیعہ سنی کی کوئی لڑائی نہیں اور نہ ہم ہونے دینگے بدقسمتی سے پاکستان دوسرے ممالک کی جنگ کا اکھاڑہ بن چکا ہے۔ اپنے پیٹ اور ایڈ کیلئے لڑنے والوں کی جنگ کو مسالک کی جنگ قرار دینا پاکستان اور اسلام کے ساتھ دشمنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لیبیا، افغانستان اور عراق دیباچے تھے، استعماری قوتوں کا اصل ٹارگٹ پاکستان ہے جسے گرانے کیلئے وہ ہر حربہ استعمال کر رہے ہیں، دکھ کا مقام یہ ہے کہ عرب لیگ او آئی سی استعماری اشاروں پر کام کرتی ہیں لیکن ان حکمرانوں سے استعماری سرغنے کے مفادات وابستہ ہیں، استعماری قوتوں کو جمہوریت نہیں اپنے مفادات سے محبت ہے جس نے ہمیشہ ملوکیت ڈکٹیٹر شپ اور فسطائیت کو تحفظ فراہم کیا۔ انہوں نے مسلم ممالک پر زور دیا کہ وہ اسلام دشمنوں کی سازشوں کو سمجھیں ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو جائیں اور باطل کی قوت اور کثرت سے نہ ڈریں حسین ابن علی نے میدان کربلا میں فتح اور شکست کا معیار بدل ڈالا تھا امت مسلمہ کی عزت بچانے کیلئے عالم اسلام کو راہ حسین اختیار کرنا ہوگی۔ عزاداران حسینؑ سے خطاب کرتے ہوئے علامہ سید قمر حیدر زیدی نے کہا کہ غم حسین علیہ السلام کسی مخصوص مکتب یا گروہ کی میراث نہیں بلکہ آپؑ کا قیام ظلم و بربریت کے انہدام اور الٰہی اصولوں و شریعت محمدی کے دوام و بقاء کیلئے تھا اسی لیے ہر باضمیر انسان حسینؑ ابن علیؑ کا ممنون احسان ہے۔ اس موقع پر عزاداران حسینؑ نے اس عزم کا اظہار کیا کہ اسلام کی سربلندی، وطن عزیز کے دفاع اور شیعہ سنی اخوت و یگانگت کے فروغ کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائیگا اور آٹھ ربیع الاول تک جاری ایام عزاء کے دوران قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے جاری کردہ ضابطہ عزاداری پر عملدرآمد کر کے اجر رسالت ادا کیا جائیگا، مختار سٹوڈنٹس آرگنائزیشن، ایم او، ابراہیم سکاؤٹس، مختار جنریشن، مختار فورس نے جلوس کے انتظامات میں حصہ لیا جبکہ خواتین کیلئے ام البنین ڈبلیو ایف کی رضا کاروں نے سیکیورٹی کے فرائض سرانجام دیئے، دوران جلوس سبیل حسینی کے خصوصی انتظامات کئے گئے تھے، تحریک نفاذ فقہ جعفریہ اسلام آباد کی محرم کمیٹی کے اراکین اور انتظامیہ کے اعلیٰ افسران کے علاوہ پولیس کی بھاری جمعیت تمام راستے جلوس کے ہمراہ موجود تھی، اختتامی دعا علامہ اخلاق حسین کاظمی نے کرائی۔ اختتام پر جلوس کے منتظم اعلیٰ سید شجاعت علی بخاری نے جلوس کے شرکاء، ماتمیوں، عزاداران اور ضلعی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔

اسیرانِ کربلا علیہم السلام نے پیغامِ حسینیت کو بڑی جرأت و دلیری کے ساتھ عام کیا

حضرت امام زین العابدینؑ اور دیگر مشاہیر کے مزارات مقدسہ کی عظمت رفتہ بحال کرائی جائے، پروفیسر پروین زیدی

اسلام آباد (ام البنین نیوز) عالمی عشرہ بیمار کربلا کی مناسبت سے انجمن دختران اسلام، ام البنین ڈبلیو ایف، گرلز گائیڈ اور سکینہ جنریشن کے زیر اہتمام مرکزی امام بارگاہ و جامعۃ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد میں مجلس عزاء سے خطاب کرتے ہوئے خطیبہ پروفیسر پروین زیدی نے کہا کہ بیمار کربلا حضرت امام زین العابدینؑ جرات و ہمت اور صبر و استقامت کے پیکر تھے، جنہوں نے بعد شہادت حسینؑ پابند سلاسل ہونے کے باجود اپنے دل ہلا دینے والے خطبات سے دربار یزید وابن زیاد کو لرزہ براندام کر دیا۔انہوں نے کہا کہ یزیدی گماشتے آج بھی اسلام کو ہر جگہ بدنام کر رہے ہیں جن کی سازشوں کو قلع قمع کرنے کیلئے اسوہ سجادؑ بہترین نمونہ عمل ہے۔انہوں نے کہا کہ اسیران کربلا نے کوفہ و شام کے بازاروں اور یزید وابن زیاد کے درباروں میں بے ردا اور رسن بستہ ہونے کے باوجود حسینیت کے پیغام کو بڑی جرات و دلیری کے ساتھ پہنچایا، ان مخدرات عصمت کا پاکیزہ اسوہ دنیائے نسوانیت کیلئے بہترین نمونہ عمل ہے، اس موقع پر عبیلہ کاظمی نے مرثیہ خوانی کی بعد ازاں ماتمداری کی گئی، مجلس عزاء کی شرکاء نے ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کی جس میں اسلامی ممالک پر زور دیا گیا کہ وہ جنت البقیع اور جنت المعلیٰ میں مدفون حضرت امام زین العابدینؑ اور دیگر اسلامی مشاہیر کے مزارات مقدسہ کی عظمت رفتہ کی بحالی کیلئے عملی اقدامات کریں اور اس ضمن میں حکومت سعودی عرب پر سفارتی سطح پر دباؤ ڈالا جائے۔قرارداد میں اس عہد کا اظہار کیا گیا کہ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ ضابطہ عزاداری پر عمل کرتے ہوئے 8 ربیع الاول تک عزائے مظلوم کربلا کا سلسلہ جاری رکھا جائیگا۔

پشاور میں ام البنین ڈبلیو ایف پی کی تحفظاتی خدمات

ملک بھر کی طرح پشاور میں بھی محرم الحرام اور صفر المظفر کے دوران منعقد ہونے والی مجالس عزاء میں ام البنین ڈبلیو ایف پی نے سیکیورٹی کے فرائض سر انجام دیئے، اس سلسلے میں یکم محرم الحرام تا 10 محرم عشرہ سید الشہداء کا انعقاد امام بارگاہ حاجی ملک رحمان (محلہ مروی ہا) میں ہوا جس میں زنانہ سیکیورٹی کی خدمات ام البنین فورس کی محافظات نے انجام دیں۔اسی طرح امام بارگاہ آغا بہادر علی (مرحوم) محلہ جٹاں میں 7 محرم، 8 محرم، شب عاشور اور سوئم امام کی مجالس میں بھی ام البنین فورس کی محافظات سیکیورٹی پر تعینات رہیں، ام البنین فورس وتحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے صوبائی دفتر امام بارگاہ ماسٹر غلام حیدر واقعہ رسی وٹاں میں بھی 7 محرم، 9 محرم اور سوئم امام کی مجالس میں امام البنین وگرلز گائیڈ کی ممبران نے سیکیورٹی خدمات انجام دیں۔امام بارگاہ مائی پٹھانی (محلہ حسنیہ) میں منعقد ہونے والی زنانہ مجالس جو بالترتیب 6 محرم، 8 محرم اور 11 محرم کو تھیں جن سے ذاکرہ رفعت بخاری نے خطاب کیا اور امام بارگاہ سید کمال شاہ (محلہ حسینیہ) میں منعقد ہونے والی مجالس 8 اور 11 محرم کو جن سے ذاکرہ اہلبیت سیدہ توصیف زہرہ نقوی نے خطاب کیا۔ام البنین فورس نے تحفظ عزاداری کیلئے ہر ممکن کوشش کی۔6 صفر بسلسلہ شہادت بی بی سکینہ منعقد ہونے والی مجلس جو زیر اہتمام سکینہ جنریشن تھی، امام بارگاہ آغا بہادر علی مرحوم (محلہ جٹاں) میں بھی گرلز گائیڈ اور ام البنین فورس نے انتظامی وتحفظاتی فرائض سرانجام دیئے، اسی سلسلے کی دوسری کڑی، 12 صفر کو منعقد ہونے والی مجلس بی بی سکینہ بمقام امام بارگاہ آغا حیدر شاہ میں بھی ام البنین فورس گرلز گائیڈ اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوشاں رہیں۔22 صفر المظفر بسلسلہ چہلم سید الشہداء زنانہ مجلس وجلوس کا انعقاد امام بارگاہ عباس شاہ المعروف آغا بنیاد (محلہ خداداد) میں ہوا جس میں ام البنین فورس وگرلز گائیڈ نے پوری تندہی سے تحفظاتی خدمات انجام دے کر سیدہ کونین فاطمۃ الزہرا اور بی بی ام البنین کے حضور اپنی پرخلوص وفائیں اور جذبہ ایثار پیش کیا۔دعا گو ہیں کہ یہ مقدس بیبیاں ان کی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں۔(آمین)

اسوۂ حضرت امام موسیٰ بن جعفرؑ ہر دور کے مظلومین کیلئے مشعل راہ ہے، ڈاکٹر شبیہ زہرا کا مجلس نور سے خطاب

اسلام آباد (ام البنین نیوز) قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کے مطابق ام البنین ڈبلیو ایف گرلز گائیڈ، سکینہ جنریشن اور انجمن دختران اسلام کے زیر اہتمام مرکزی امام بارگاہ جامعہ المرتضیٰ میں مجلس نور سے خطاب کرتے ہوئے خطیبہ ڈاکٹر شبیہ زہرا نے کہا کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے دنیائے انسانیت کو ثابت قدمی، استقامت اور پائیداری کا وہ عظیم ترین درس دیا جو ہر دور کے مظلومین کیلئے مشعل راہ ہے۔انہوں نے باور کرایا کہ انبیاء ومرسلین اور اولیاء وصالحین کو ہر دور میں آمروں، ڈکٹیٹروں اور ظالموں کا سامنا رہا اور انہوں نے عدل وانصاف کے قیام، ظلم وبربریت اور جبر واستبداد کے قلع قمع کیلئے صبر وبرداشت کا قوی ترین ہتھیار استعمال کر کے متکبرین کی ہر سازش وشرارت کو ناکام کیا۔انہوں نے کہا کہ محمد وآل محمد علیہم السلام پر ذات البنی کی طرف سے جو بھاری ذمہ داریاں عائد کی گئیں انہیں پورا کرنے کیلئے ان پاکیزہ ہستیوں نے ستمگروں اور بے انصافوں کی بے پناہ سرکشی کے مقابلے میں ستم زدوں اور زخم خوردوں کی طرف سے دادخواہی کی فریادوں کے مقابلے میں خاموشی اختیار نہیں کی اس لحاظ سے آل محمدؐ میں سے ہر ایک کی

حیات طیبہ مظلومین کی طرف سے مقابلوں، مبارزوں اور دفاع سے معمور نظر آتی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ خانوادہ رسالت کے عظیم ترین فرد باب المراد حضرت امام موسیٰ کاظم عزم پختہ کے کوہ گراں اور ارادہ کی مضبوط چٹان تھے ۔ جنہوں نے عدل وانصاف کی سربلندی، حق وحقیقت اور صدق وصداقت کو منزل کمال سے سرفراز کیا اور اپنے دور کے ظالموں سے نبرد آزما رہے، قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں ۔ سیدہ شبیہ زہرا نے باور کرایا کہ امام موسیٰ ابن جعفر نے دلیرانہ طریقے سے قید وبند کی اذیتیں برداشت کر کے جام شہادت نوش کیا اور عالم بشریت کو حریت وآزادی ضمیر کے ساتھ جینے کا سلیقہ سکھایا ۔ آپ کا دور حیات مصائب وآلام کے مقابلے میں جرات ودلیری، صبر وبرداشت اور ایثار وقربانی سے لبریز تھا ۔ مختلف قید خانوں میں آپ کی عبادت، تضرع وزاری اور آپ کے طولانی سجدوں نے سنگدل دشمنوں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا اور اپنی روحانی عظمت کا معترف بنالیا ۔ انہوں نے کہا کہ اہلبیتؑ اطہار کی ان عظیم ہستیوں کی سیرت وکردار زنجیر کی کڑیوں کی طرح ایک دوسرے سے متصل جدل وجدال، ظلم وبربریت اور جبر واستبداد کیخلاف نا قابل شکست جہاد تھا ۔ انہوں نے کہا کہ کاش امت مسلمہ ان ذوات قدسیہ کی پاکیزہ سیرت کو اپناتیں اور ان کی راہ جو صراط مستقیم ہے پر چلتی تو آج مظلوم اقوام اور عالم اسلام پر عرصہ حیات تنگ نہ ہوتا اور عالمی استکبار ہماری کمزوریوں اور کاسہ لیسیوں سے فائدہ نہ اٹھاتا ۔ انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ کو اپنے دیرینہ مسائل کے حل اور مشکلات کے خاتمے کیلئے عالمی استعمار کے بجائے ذات پروردگار کے سامنے سجدہ ریز ہونا ہوگا، اس مقصد کیلئے اسوہ حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کی سیرت وکردار کی عملی پیروی کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے ۔ مجلس نور سے فرحت فاطمہ نے بھی خطاب کیا۔

مصائب وآلام میں ثابت قدم رہنا خاصان خدا کا شیوہ ہے

ذاکرہ کرن علی

دینہ (ام البنین نیوز) قائد ملت جعفریہ پاکستان آغا حامد علی شاہ موسوی کے فرمان پر ام البنین ڈبلیو ایف اور سکینہ جنریشن دینہ کے زیر اہتمام ہفتہ اسیران کربلا کی مجلس عزاء سے خطاب کرتے ہوئے ذاکرہ کرن علی نے کہا کہ مصائب وآلام میں ثابت قدم رہنا خاصان خدا کا شیوہ ہے، شہدائے کربلا کی قربانیوں کے بعد اسیران کربلا نے شہدائے کربلا کے مشن کو زندہ وتابندہ بنا دیا، عالم اسیری میں جناب زینبؑ اور امام زین العابدینؑ نے نظریہ یزید کو اپنے خطبوں کے ذریعہ پامال کر کے عظمت حسینؑ کو اجاگر کیا ۔ جو عزاداری کی صورت میں آج بھی اپنی پوری روحانی قوتوں کے ساتھ زندہ وتابندہ ہے اور تا ظہور امام زمانہ علیہ السلام جاری وساری رہیگا، عزاداری سید الشہداء ہماری شہ رگ حیات اور وسیلہ نجات ہے انہوں نے مزید کہا کہ مسلمانوں کے ازلی دشمن ہنود ویہود اور طاغوت متحد ہو کر عالم اسلام کو نقصان پہنچانے کی نت نئی سازشیں کر رہے ہیں جبکہ مسلمان نفاق وافتراق کا شکار ہیں، جو یقیناً ہم سب کیلئے لمحہ فکریہ ہے انہوں نے ایام غم میں قوم وملت سے اپیل کی کہ وہ عالمی حالات کے تناظر میں آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے جاری کردہ ضابطہ عزاداری پر عمل کریں اور محبت اور اخوت کی فضاء کو قائم کر کے قائم آل محمد کو وسیلہ نجات بنائیں ۔ اختتام مجلس پر شبیہ تابوت جناب ام ربابؑ برآمد ہوا اور ماتمداری اور نوحہ خوانی کی گئی مجلس عزاء سے زہرا نقوی، کرن زہرا، ثانیہ زینب اور دختران حیدر رضا نے بھی ہدیہ عقیدت پیش کیا۔

گلبرگ لاہور میں شورش زدہ علاقوں کو فوج کے سپرد کر کے عزاداروں کو تحفظ فراہم کیا جائے

لاہور میں ایک طرف دفاع پاکستان کا جلسہ اور دوسری جانب پاکستان کی بنیادیں کھوکھلی کی جارہی ہیں TNFJ، کے ہنگامی اجلاس سے شجاعت علی بخاری کا خطاب

راولپنڈی (ام البنین نیوز) تحریک نفاذ فقہ جعفریہ مرکزی محرم کمیٹی عزاداری سیل کے کنوینر سید شجاعت علی بخاری نے گورومانگٹ گلبرگ میں کالعدم تنظیم کی جانب سے توڑ پھوڑ، جلاؤ گھیراؤ اور عزاداروں کے گھروں کے محاصرہ کی پرزور مذمت کرتے ہوئے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ دہشتگردوں کو کھلی چھٹی دینے کی بجائے انہیں قانون کی گرفت میں لایا جائے اور شہریوں کو تحفظ فراہم کیا جائے، حکومت کی رٹ قائم کرنے کیلئے شورش زدہ علاقوں کو فوج کے سپرد کیا جائے، جلاؤ گھیراؤ کرنے والوں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے، شہری کے قتل میں ملوث اصل مجرموں کا سراغ لگا کر انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے، لاہور میں ایک طرف دفاع پاکستان کا جلسہ اور دوسری جانب پاکستان کی بنیادیں کھوکھلی کی جارہی ہیں، سیاسی اور مذہبی رہنما اپنی ذمہ داریاں پوری کریں، سید اختر حسین شاہ بخاری کی زیر صدارت منعقدہ ٹی این ایف جے محرم کمیٹی عزاداری سیل صوبہ پنجاب کے ہنگامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے شجاعت بخاری نے کہا کہ کسی ایک بھی شخص کا قتل انسانیت کا قتل ہے جس کی ہم پرزور مذمت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ذاتی تنازعات کی آڑ میں مسلمہ اسلامی مکاتب کیخلاف اشتعال انگیزی اور انہیں غیر مسلم قرار دینا ابلیسی قوتوں کو تقویت پہنچانا ہے اور یہ کام ابلیسی قوتوں کے ایجنٹ ہی کر سکتے ہیں، انہوں نے کہا کہ اس وقت وطن عزیز پر جو کچھ بیت رہی ہے اور اندرونی و بیرونی دشمن جو گھناؤنا کھیل کھیل رہے ہیں ہماری کوشش ہے کہ ان کی سازشوں کو ناکام کیا جائے اس سلسلے میں ارباب حل عقد اور پنجاب حکومت کو بار بار متنبہ کیا جاتا رہا ہے لیکن بدقسمتی سے پنجاب حکومت نے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی کوششوں کیساتھ عدم تعاون کا مظاہرہ کیا جو لمحہ فکریہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف لاہور میں دفاع پاکستان کانفرنس ہورہی ہے اور دوسری جانب فقہ جعفریہ اور بریلوی مسلک سے تعلق رکھنے والوں کو ٹارگٹ بنایا جا رہا ہے اور ان پر کفر کے فتوے لگائے جارہے ہیں، شجاعت علی بخاری نے قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے فرمان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اگر سبھی مسالک و مکاتب ایک دوسرے کو کافر کہنے لگے تو پھر دنیا میں کون مسلمان بچے گا، انہوں نے کہا کہ اس وقت عالمی عشرہ و بیمار کربلا کا سلسلہ جاری و ساری ہے اور ہم غم حسین کو ہر شے پر ترجیح دیتے ہیں لیکن ہماری شرافت کو کمزوری نہ سمجھا جائے اور ہمیں کسی راست اقدام پر مجبور نہ کیا جائے، ہم نے اپنے حق کیلئے سیکرٹریٹ پر قبضہ کیا۔ ہم نے آمریت کیخلاف آٹھ ماہ ایجی ٹیشن کی۔ اب بھی سب کچھ کر سکتے ہیں لیکن پاکستان کو مسائلستان نہیں بنانا چاہتے لہذا ریاست اپنی ذمہ داریاں پوری کرے، اجلاس سے اختر بخاری، مولانا قمر موسوی نے بھی خطاب کیا۔

حضرت سکینہؑ نے یزیدی سامراجیت کا مقابلہ کرکے عزم و ہمت کی روشن مثال قائم کی

سیدہ نزہت نقوی

سلام آباد (ام البنین نیوز) قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ عشرہ شہیدہ زنداں کی مناسبت سے انجمن دختران اسلام ام البنین ڈبلیو ایف، سکینہ جنریشن اور گرلز گائیڈ کے زیر اہتمام مرکزی امام بارگاہ جامعہ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد میں علم مبارک سقائے سکینہؑ برآمد ہوا۔ اس موقع پر مجلس سے خطاب کرتے ہوئے خطیبہ سیدہ نزہت نقوی نے کہا کہ ذوات مقدسہ کے مزارات اقدس حاجت مندوں کیلئے قبولیت دعا کے روحانی مراکز ہیں جہاں پوری دنیا کے گرفتار بلا اور پریشان حال انسان اپنا دامن مراد بھرنے آتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دمشق شام میں روضہ سکینہؑ بنت الحسین بھی مرجع خلائق ہے۔ حضرت سکینہ سلام اللہ علیہا کی سیرت و کردار دختران اسلام کیلئے منبع رشد اور مرکز ہدایت ہے، جنہوں نے یزیدی سامراجیت کا حوصلے اور بلند ہمتی سے مقابلہ کرکے رہتی دنیا تک کیلئے عزم و ہمت کی روشن مثال قائم کردی۔ انہوں نے کہا کہ سقائے سکینہ حضرت عباس علمدارؑ نے میدان کربلا میں شجاعت کے وہ جوہر دکھائے کہ فوج شام کو کوفہ سے ٹکرا دیا۔ انہوں نے کہا کہ غازی عباسؑ کا نام وفا کی علامت اور یادگار ہے، انہوں نے کہا کہ حضرت سکینہؑ اس حسینؑ کی بیٹی ہیں جنہوں نے یزیدی ڈکٹیٹر شپ، اخلاقی انحطاط کے ماحول میں اپنے قیام سے مسلمانوں میں انقلابی روح پھونک دی جبکہ اس انقلاب حسینؑ سے پہلے انفرادی و اجتماعی رکاوٹوں اور مصلحت پسندی کی وجہ سے مسلمان اپنی انسانیت بچانے کیلئے قیام نہ کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ فاطمہؑ کے پالے نواسہ رسولؐ نے ان تمام اجتماعی، انفرادی خلفشاروں، مصلحتوں اور اخلاقی انحطاط کو یکسر روکا اور قیام فرما کر دین و شریعت کو بقاء و دوام بخشا۔ انہوں نے کہا کہ انقلاب حسینؑ میں مخدرات عصمت و طہارت کے عظیم اور لازوال کردار سے کوئی صرف نظر نہیں کرسکتا انہی میں ایک کمسن مجاہدہ دشت نینوا سکینہ بنت الحسینؑ نے اموی غرور و تکبر کو اپنی معصومیت سے خاک میں ملا دیا۔ انہوں نے کہا کہ شعائر و مشاہیر کی عزت و حرمت واضح و عیاں ہے جن کی بے حرمتی و توہین پوری انسانیت کی بے حرمتی و توہین گردانی جاتی ہے۔ مجلس عزاء میں خانم زہرا گل اور زوار حفیظہ خاتون نے مرثیہ خوانی کی اور سیدہ شہر بانو نے تلاوت حدیث کساء کی سعادت حاصل کی جبکہ رئیسۃ الحفاظ سیدہ بنت موسیٰ موسوی نے فرائض نظامت سرانجام دیئے، مجلس کے اختتام پر ماتمداری کی گئی۔

سیرت حضرت سکینہ دنیائے اطفال کیلئے کلید نجات ہے، ناجیہ ترابی

اسلام آباد (ام البنین نیوز) انجمن دختران اسلام، ام البنین ڈبلیو ایف، گرلز گائیڈ اور سکینہ جنریشن کے زیر اہتمام جامعہ المرتضیٰ اسلام آباد قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ عشرہ شہید و زنداں کی مجلس عزاء سے خطاب کرتے ہوئے خطیبہ ناجیہ ترابی نے کہا کہ حضرت سکینہؑ نے بعد شہادت امام حسین علیہ السلام خانوادہ اہلبیتؑ کے ہمراہ کوفہ و شام کے زندانوں اور یزید ابن زیاد کے درباروں میں مقصدیت حسینؑ کو سربلند رکھا اور ایسا مثالی کردار ادا کیا کہ نام یزید داخل دشنام ہو گیا اور اسی دوران آپؑ زندان شام میں جام شہادت نوش فرما گئیں۔ انہوں نے کہا آپؑ کی یہ عظیم قربانی قیام حسینی کی بقاء اور ملت مسلمہ کی فلاح کی ضامن بن گئی۔ انہوں نے کہا کہ سیرت حضرت سکینہ دنیائے اطفال کیلئے کلید نجات و سعادت و فلاح ہے۔ ذاکرہ نواب زہرا نے کہا کہ آل محمد علیہم السلام کا ہر فرد ایمان کی منزل معراج پر فائز تھا انہی میں سے ایک کمسن مجاہدہ سکینہ بنت الحسینؑ ہیں جنہوں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر کے دین و شریعت پر اپنی جان بچھاور کر دی اور آج مسجد دمشق کے قریب میں روضہ حضرت رقیہ سلام اللہ علیہا جو دراصل مزار مقدسہ حضرت سکینہ بنت الحسینؑ ہی ہے۔ خانوادہ عصمت و طہارت کی پروردہ سکینہ بنت الحسینؑ جنہوں نے کمسنی میں پابند سلاسل ہوتے ہوئے بھی دین و شریعت کو نہ صرف اپنائے رکھا بلکہ اس کی پاسداری اور نگہبانی میں وہ مصائب و آلام برداشت کیے کہ قید خانوں اور زندانوں کے در و دیوار نے بھی آپؑ پر گریہ کیا۔ مجلس عزاء میں سیدہ شیر بانو نے تلاوت حدیث کساء کی سعادت حاصل کی اور خانم زہرا گل نے مرثیہ خوانی کی جبکہ فرائض نظامت عمدۃ الحفاظ سیدہ بنت موسیٰ موسوی نے سرانجام دیئے۔

پاکیزہ ہادیان دین کی سیرت و کردار کو عملی شعار بنا کر انسانیت کو نجات سے ہمکنار کیا جا سکتا ہے، پروفیسر تحسین کبریٰ

اسلام آباد (ام البنین نیوز) قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ عشرہ شہیدہ و زنداں کے سلسلے میں انجمن دختران اسلام، ام البنین ڈبلیو ایف، گرلز گائیڈ اور سکینہ جنریشن کے زیر اہتمام جامعہ المرتضیٰ جی نائن فور کراچی کمپنی میں مجلس سے خطاب کرتے ہوئے خطیبہ آل یسین پروفیسر تحسین کبریٰ نے کہا کہ اگر دنیا کو سکینہ بنت الحسینؑ کے مصائب کی معرفت ہو جائے تو ہر روز روز عاشورہ اور ہر زمین زمین کربلا ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت سکینہؑ نے قید کی سختیاں اور صعوبتیں برداشت کر کے اسیران کربلا کا بھرپور ساتھ دیا اور کوئی شکوہ و شکایت زبان پر نہیں لائیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کمسن بی بی کی نالہ و فریاد نے یزید کی نیندیں حرام کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر نبی اور پیغمبر نے پیغام توحید پہنچانے کیلئے مصائب و آلام برداشت کیے لیکن ان کے پایہ استقلال میں لغزش نہیں آئی۔ انہوں نے کہا کہ دین کی راہ میں قربانیاں دینے کیلئے خانوادہ محمد و آل محمد علیہم السلام کے کمسن مجاہدوں کا پاکیزہ اسوہ ہر دور میں دنیائے اطفال کیلئے بہترین نمونہ عمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا بھر میں جاری آزادی و حریت کی تحریکوں میں اپنا لہو پیش کرنے والے عظیم سپوت کربلا کی مخدرات عصمت کی کنیزوں کے لخت جگر اور باعزم و ہمت بہنوں کے بھائی ہیں جن کے جذبہ شہادت کا محور و مرکز کربلا ہے۔ انہوں نے یہ بات زور دے کر کہی کہ آج دنیا بھر کو درپیش مصائب و آلام اور مشکلات کا اصل سبب ہادیان دین کے دامن سے دوری ہے لہٰذا تمام طبقات کے مرد و زن پر لازم ہے کہ وہ دینی و انسانی اقدار کو دوام دینے والی ہستیوں کی سیرت و کردار کو اپنے لیے عملی شعار بنائیں، اسی میں پوری انسانیت کی کامیابی و کامرانی اور نجات کا راز مضمر ہے۔ مجلس عزاء میں سیدہ شہر بانو نقوی نے تلاوت حدیث کساء کی سعادت حاصل کی جبکہ صائمہ نقوی مرثیہ خوانی اور سیدہ سلمیٰ نقوی نے فرائض نظامت سرانجام دیئے۔

(شیزریہ بتول کیانی)

شہزادی سکینہؑ وہ بی بی ہیں جنہیں مولا حسینؑ نے نماز شب کی دعاؤں میں اپنے رب سے مانگا اس لیے آپ تسکین قلب حسینؑ ثابت ہوئیں

قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی النجفی کے فرمان کے مطابق 27 محرم الحرام تا 6 صفر المظفر ملک بھر میں عشرہ شہیدہ زنداں منایا گیا۔ ملک کے دیگر شہروں کی طرح پشاور میں بھی سکون قلب حسین شہزادی سکینہ کی شہادت پر مجالس کا انعقاد ہوا۔ اس سلسلے کی اختتامی مجلس 6 صفر المظفر کو امام بارگاہ آغا بہادر علی (مرحوم) میں زیر اہتمام "سکینہ جنریشن" منعقد ہوئی۔ جس میں 3 تا 11 سال کی کنیزان شہزادی سکینہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مجلس سے خطاب سکینہ جنریشن کی ممبر ذاکرہ شیزریہ بتول کیانی نے کیا۔ انہوں نے بی بی سکینہ کی حیات پاک کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی اور فرمایا "شہزادی سکینہ وہ بی بی ہیں جنہیں مولا حسین نے نماز شب کی دعاؤں میں اپنے رب سے مانگا اسی لیے آپ تسکین قلب حسین ثابت ہوئیں، مزید کہا کہ آپ باوجود کمسنی کے عبادت و ریاضت اور ذکر الٰہی میں مشغول رہا کرتی تھیں، ہم سیرت بی بی سکینہ پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیاں سنوار سکتی ہیں۔ انہوں نے شہزادی کے مصائب زندان ایسے پر درد انداز میں بیان کیے کہ مجمع کے گریہ و ماتم سے امام بارگاہ گونج اٹھا۔ مجلس کے اختتام پر تابوت بی بی سکینہ برآمد ہوا۔ جنریشن کی بچیوں نے دل خراش نوحے پڑھے اور ماتم داری کر کے شہزادی سکینہ کو خراج عقیدت اور سیدہ کو ان کی پوتی کا پرسہ پیش کیا، اس مجلس میں سکینہ جنریشن کی ذاکرات ایلیا زہرہ، سدرہ بتول، سیدہ فروا کاظمی، ارج زہرہ، کومل، حانیہ، ام فروا، زویا فاروق، علینا فاروق، فروا رضا، معظّمہ کامران، معصومہ بتول، منتزہ بتول، ردا زینب، شہیرہ، ام رباب، مدحت زہرہ، مشعل زہرہ، ایمن زہرہ، منزہ، ماہم علی زاہد، سکینہ بتول نے بھی شہزادی سکینہ کے حضور منقبت، نوحہ، مرثیہ، سلام و رباعیات کا نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ مجلس میں ام البنین فورس نے سیکیورٹی کے فرائض انجام دیئے جبکہ گرلز گائیڈ نے نظم و نسق اور تبرک، لنگر کی تقسیم میں خدمات انجام دیں۔

15 تا 25 محرم الحرام عالمی عشرہ بیمارکربلا کی مناسبت سے ملک بھر میں جلوس ہائے تابوت کی برآمدگی، مجالس عزا کا انعقاد

قائد ملت جعفریہ آغا حامد موسوی کی جلوس تابوت میں شرکت

راولپنڈی (ام البنین نیوز) قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کے مطابق 15 تا 25 محرم الحرام عشرہ بیمار کربلا مذہبی عقیدت واحترام سے منایا گیا۔ اس موقع پر دنیا بھر کی طرح پورے پاکستان میں مجالس عزاء ہوئیں جن کے اختتام پر تابوت کے جلوس برآمد کئے گئے، انجمن فیض پنجتنؑ کے زیر اہتمام امام بارگاہ زین العابدینؑ سے جلوس تابوت برآمد ہوا جس میں قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے خصوصی شرکت کر کے تابوت کی زیارت کی۔ جلوس علیؑ مسجد پہنچ کر اختتام پذیر ہوا۔ امام بارگاہ زین العابدین میں مجلس عزا سے خطاب کرتے ہوئے علامہ اعجاز حسین مدرس نے کہا کہ ظلم و جبر کے تاریک ترین دور میں حضرت امام زین العابدینؑ نے اپنے کردار وعمل اور جرات واستقامت سے دین وشریعت اور حسینیت کو ابدالاباد روشن تر کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ اسوہ سجادیہؑ دنیا بھر کے مظلوموں اور محروموں کیلئے مشعل راہ ہے۔ علامہ سید قمر حیدر زیدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امام علی ابن الحسینؑ سانحہ کربلا کے وہ چشم دید گواہ ہیں جنہوں نے جلتے ہوئے خیموں میں دستار امامت سنبھالی اور ناموس وحرمت آل رسول کو بچایا۔ اس موقع پر انجمن فیض پنجتنؑ کے سیکرٹری نشرواشاعت تنویر کاظمی کی جانب سے پیش کردہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی جس میں اس عہد کا اظہار کیا گیا کہ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے ضابطہ عزاداری پر 8 ربیع الاول تک جاری رہنے والے پروگراموں میں عملدرآمد کو ہر قیمت پر یقینی بنایا جائے۔ مولانا وقار حسین نقوی القمی، مولانا محسن، رضا بلالی اور نوجوان خطیب سید علی زیب کاظمی نے بھی مجلس سے خطاب کیا جبکہ حسن جعفر زیدی نے مرثیہ خوانی کی۔ حسینی ماتمی دستہ، ماتمی دستہ دعائے سیدہ اور ماتمی دستہ غلامان ابوطالب نے ماتم داری کی۔ جامعہ المرتضی جی نائن فور میں انجمن دختران اسلام کے زیر اہتمام مجلس بیمار کربلا ہوئی جس سے پروفیسر تحسین کبری نے خطاب کیا اور سارہ جبین نے مرثیہ خوانی کی جبکہ نظامت کے فرائض سیدہ سلمی نقوی نے سرانجام دیئے، بعدازاں ماتمداری کی گئی، ٹی این ایف جے کے دفتر میں موصولہ اطلاعات کے مطابق کراچی، لاہور، کوئٹہ، پشاور، ڈیرہ اسماعیل خان، ٹانک، حیدرآباد، لاڑکانہ، نوابشاہ، سکھر، خیرپور میرس، سرگودھا، ملتان، ڈیرہ غازیخان، بھکر، فیصل آباد، جہلم، چکوال، اٹک، گجرات، کوہاٹ، بہاولپور اور دیگر شہروں میں بھی مجالس ہوئیں اور تابوت بیمار کربلا برآمد ہوئے۔

سلام

انتخاب سیدہ بنت الحسین

اس نہج پہ انسان نے سوچا ہی کہاں ہے ؟
شبیر زمانے میں رسالت کی زباں ہے

یہ ابر کا ٹکڑا جو بکھرتا ہے فضا میں
سادات کے جلتے ہوئے خیموں کا دھواں ہے

بہنے لگا ہر ظلم مثالِ خس و خاشاک
زینب تری تقدیر بھی اک سیل رواں ہے

شبیر کی آواز جو گونجی سرِ مقتل
زینبؑ یہی سمجھی ، علی اکبر کی اذاں ہے

کیوں برق سی گرتی ہے سرِ لشکر اعداء
اصغر کے لبوں پر تو تبسم کا نشاں ہے

بازار کے ہر موڑ پہ زینبؑ نے صدا دی
سجاد سے پوچھو مرا عباس کہاں ہے

شبیر کا غم بھول کے دنیا کی خبر لے!
محسن کو ابھی اتنی فراغت کہاں ہے

لالچ اور خوف کا شکار عناصر ملک و قوم کو کامرانی کی راہ پر گامزن نہیں کر سکتے

قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی

استعماری قوتوں کی منافقانہ پالیسیوں کو ناکام کرنے کیلئے عالم اسلام کو اسوہ شبیریؑ اپنانا ہوگا میجر (ر) حسنین حیدر کاظمی کی سربراہی میں خیبر پختونخوا کے وفد سے خطاب

راولپنڈی (ام البنین نیوز) قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا ہے کہ لالچ اور خوف کا شکار عناصر ملک وقوم کو کامرانی کی راہ پر گامزن نہیں کر سکتے، بے لوث محبت اور اخلاص عمل کی قوت سے ہی دین و وطن کو اندرونی و بیرونی سازشوں سے بچایا جاسکتا ہے۔شیعہ سنی مکاتب میں تفریق ڈالنے والا استعمار کا ایجنٹ ہے، کربلا والوں نے صبر اور استقامت سے یزیدیت کا پردہ چاک کر دیا استعماری قوتوں کی منافقانہ پالیسیوں کو ناکام کرنے کیلئے عالم اسلام کو اسوہ شبیریؑ پر عمل پیرا ہونا ہوگا۔ انہوں نے خیبر پختونخوا کی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ انصاف کے تمام تقاضے پورے کرے اور پشاور کی تاریخی امام بارگاہ دربار حسینیؑ کو عزاداری سید الشہداء کیلئے فوری طور پر کھولا جائے تاکہ عزادار اطمینان وسکون کیساتھ مجالس کا انعقاد کرسکیں۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے ہیڈ کوارٹر مکتب تشیع میں تحریک نفاذ فقہ جعفریہ صوبہ خیبر پختونخوا کے ناظم الامور اور صوبائی محرم کمیٹی عزاداری سیل کے کنوینر میجر (ر) حسنین حیدر کاظمی کی زیر سرگردگی ٹی این ایف جے و ذیلی شعبہ جات کے صوبائی نمائندہ وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔جنہوں نے عشرہ محرم کے دوران مجالس وجلوس ہائے عزاء کی تفصیل اور قیام امن اور عزاداروں کے مسائل کے حل کیلئے ٹی این ایف جے محرم کمیٹی عزاداری سیل کی کارکردگی رپورٹ قائد ملت جعفریہ کو پیش کی اس موقع پر ٹی این ایف جے کے مرکزی جنرل سیکرٹری سید مظہر علی شاہ ایڈووکیٹ اور مرکزی محرم کمیٹی عزاداری سیل کے ایڈیشنل سیکرٹری بوعلی مہدی بھی موجود تھے۔ وفد سے گفتگو کرتے ہوئے آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ اسلام کی آفاقیت سے خوفزدہ استعماری قوتیں دہشتگردی کو اسلام کے ساتھ نتھی کرنے کیلئے تمام تر توانائیاں صرف کر رہی ہیں اس سازش کو ناکام کرنے کیلئے امت مسلمہ کو جوش کی بجائے ہوش سے کام لینا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ امریکہ دنیا کا سب سے بڑا دہشتگرد ہے اور امت مسلمہ عراق سے لے کر افغانستان، فلسطین سے پاکستان تک اس کی دہشتگردی کا سب سے بڑا نشانہ ہے، امریکی روایتی منافقت کے ذریعے اپنے تیار کئے ہوئے دہشتگردوں کو عالم اسلام کے سر تھوپ رہا ہے تاکہ مسلمانوں کو بدنام کر کے اسلام کو پھیلنے سے روکا جائے اور امت مسلمہ میں استعماری پالیسیوں کیخلاف بڑھتی ہوئی بیداری کی لہر کو دبایا جا سکے جو امریکی مفادات کیلئے بہت بڑا چیلنج ہے۔آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے اس امر پر دکھ کا اظہار کیا کہ حکمران اور سیاستدان کالعدم دہشتگرد عناصر کے بارے میں مصلحتوں کا شکار ہیں جو دیر پا امن کے قیام میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے پشاور سمیت صوبہ بھر میں اتحاد و یکجہتی کی فضا میں عشرہ محرم کے انعقاد پذیر ہونے پر صوبائی محرم کمیٹی عزاداری سیل اور جلوسوں کے دوران سیکیورٹی فورسز کے ہمراہ حفاظتی ڈیوٹیاں سرانجام دینے پر مختار فورس کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وطن کی محبت جزو ایمان ہے اس کی بنیادوں میں ہمارا لہو شامل ہے وطن کی عزت و حرمت کیلئے آئندہ بھی کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائیگا۔انہوں نے وفاقی وصوبائی حکومتوں کو باور کرایا کہ ایام عزاء کی مجالس وجلوس ہائے عزاء کا سلسلہ آٹھ ربیع الاول تک جاری رہیگا لہذا محرم کیلئے کئے گئے اقدامات کو اسی انداز میں جاری رکھا جائے۔ لاء اینڈ آرڈر کیلئے کسی قسم کی کوتاہی نہ برتی جائے، کسی بھی ناخوشگوار واقعہ کی صورت میں انتظامیہ کو ٹی این ایف جے کی محرم کمیٹیوں عزاداری سیلوں کے ساتھ مربوط رہنے اور ٹی این ایف جے کے ضابطہ عزاداری پر عملدرآمد کیلئے ہدایات جاری کی جائیں۔میجر (ر) حسنین کاظمی نے آقای موسوی کو آگاہ کیا کہ بعض مقامات پر انتظامیہ کالعدم تنظیموں کے رہنماؤں کی شہہ پر عزاداروں کیلئے مسائل پیدا کر رہی ہے۔قائد ملت جعفریہ نے وفد کو یقین دلایا کہ انتظامیہ میں موجود ایسے لوگوں کو بے نقاب کرنے کیلئے ہر سطح پر کوششیں کی جائینگی، خیبر پختونخوا کے وفد میں میر ابوغضنفر، ایس اے کاظمی، سردار علی افضال قزلباش، وقار حسین میر، غضنفر علی میر، آغا نواز علی کیانی، سردار علی گوہر، صادق علی حیات، سردار علی اصغر جیو اور لیاقت علی کیانی و دیگر عمائدین شامل تھے۔

تاریخ انسانیت کے اوراق امام حسین کی بے مثال ولازوال قربانی کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہیں

میر ابو غضنفر

حکومت چہلم شہدائے کربلا کے دوران مجالس عزاء وجلوسوں کی خصوصی حفاظت کا انتظام کرے، پشاور پریس کلب میں صحافیوں سے گفتگو

پشاور (ام البنین نیوز) نواسہ رسول الثقلین شہزادہ کونین حضرت امام حسین علیہ السلام نے محرم الحرام روز عاشورہ کربلا کے تپتے صحرا میں اپنے 72 جانثاروں کی عظیم ترین قربانی پیش کرکے حضرت براہیم وحضرت اسماعیل کے جذبہ ایثار وقربانی پر نہ صرف مہر تصدیق ثبت کردی بلکہ فدینا بذبح عظیم کی عملی تفسیر کائنات کے سامنے روشن کردی اور یہ سب کچھ حسینؑ نے خلیل خدا کی تاسی میں کیا جو آپ کے جد اعلیٰ تھے یہی وجہ ہے امام حسینؑ کے جذبہ ایثار کو ایمان کا حقیقی معیار قرار دیدیا گیا اور جذبہ ایمانی ماضی کی طرح آج بھی ایک کسوٹی ہے۔ ان خیالات کا اظہار میر ابوغضنفر جنرل سیکرٹری ٹی این ایف جے خیبر پختونخوا نے ٹی این ایف جے کے اراکین کے ہمراہ پشاور پریس کلب میں پریس کانفرنس کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ امام حسینؑ کی بے مثال ولازوال قربانی منفرد مقام رکھتی ہے، تاریخ انسانیت کے اوراق اس عظیم قربانی کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہیں، اسی بناء پر ہر قوم پکار رہی ہے ہمارے ہیں حسین، اسی حسین ابن علی ابن ابی طالب کا عالمگیر چہلم وطن عزیز میں بھی روزہ عاشورہ کی طرح عزت واحترام کیساتھ منایا جارہا ہے۔ چنانچہ اس موقع پر ہر طبقہ فکر اپنے اپنے انداز میں آل محمد سے اپنی عقیدت اور محبت کا نذرانہ پیش کرتا ہے اور ہر باضمیر انسان سانحہ کربلا کے بعد سے عزاداری کے ذریعے آل محمد پر ڈھائے گئے مظالم کیخلاف سراپا احتجاج ہے جو تاقیامت جاری رہیگا، انہوں نے کہا کہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ مکتب تشیع کی واحد نمائندہ جماعت ہے جس نے محرم کے حوالے سے ضابطہ عزاداری دیا اور حکومت 21 مئی 1985ء کے موسوی جونیجو معاہدہ کے تحت عزاداری کے جلوسوں کو تحفظ دینے کی پابند ہے۔ ماہ محرم اور چہلم کے دنوں میں امن کمیٹیاں بھی متحرک ہوجاتی ہیں لیکن امن کمیٹیوں میں کالعدم تنظیموں کے افراد کی شمولیت لمحہ فکریہ ہے؟ جو حکومت کی کمزوری کو ظاہر کرتی ہے۔ انہوں نے صحافیوں سے کہا کہ میں آپ کی توجہ ایک اور اہم مسئلہ کیطرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ ضلع مانسہرہ میں عرصہ دراز سے عاشورہ کا لائسنس یافتہ جلوس نکل رہا ہے۔ لیکن 1991ء کو وہاں کی ضلعی انتظامیہ اور ایک کالعدم تنظیم نے آپس میں ایک نام نہاد معاہدہ کرکے عاشورہ کے جلوس کے روٹ کو مختصر کردیا واضح ہو کہ یہ معاہدہ کرتے وقت مکتب تشیع کے کسی بھی نمائندہ سے مشاورت نہیں کی گئی جبکہ یہ مسئلہ مکتب تشیع سے تعلق رکھتا تھا، جس کے خلاف اس امام بارگاہ کے متولی نے ہائی کورٹ میں رٹ بھی دائر کی، ہائی کورٹ نے فیصلہ متولی کے حق میں دیدیا لیکن وہاں کی ضلعی انتظامیہ اس پر عملدرآمد نہیں کررہی جبکہ ہماری جانب سے ماہ محرم میں بھی کی گئی پریس کانفرنس میں یہ مسئلہ پیش کیا جاچکا ہے لیکن ہماری گزارشات کو پس پشت ڈالا گیا جس کی وجہ سے اس سال بھی مانسہرہ میں عاشورہ کے جلوس کیلئے حکومتی ارباب اختیار نے کوئی تعاون نہیں کیا لہذا صوبائی حکومت سے اس سلسلے میں ایک مرتبہ پھر گزارش کرینگے کہ فوری ایسے اقدامات کئے جائیں جس سے مانسہرہ کے مومنین باآسانی عزاداری کرسکیں اور اس ضمن میں کسی کو بھی مجالس اور جلوسوں میں رخنہ ڈالنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیئے اور ہم عزاداری میں کسی قسم کی پابندی یا رکاوٹ برداشت نیں کرینگے۔ انہوں نے کہا کہ ماہ محرم الحرام سے اب تک جتنے بھی عزاداری کے پروگرام ہوچکے ہیں، اس میں ہم حکومتی اہلکاروں کے بے حد ممنون اور شکر گزار ہیں جنہوں نے اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر سیکیورٹی کے فرائض انجام دیئے جبکہ مختار فوس نے بھی ان کے ساتھ بھرپور تعاون کیا اور ہمیں امید ہے کہ ان کا یہی جذبہ 8 ربیع الاول تک جاری رہیگا، انہوں نے کہا کہ ایام محرم میں پولیس نے ہمارے بعض عزاداروں کو بلاوجہ گرفتار کرکے جیل میں ڈال دیا جس سے قوم میں انتہائی بے چینی پھیلی، اس سلسلے میں ہماری جانب سے ہوم سیکرٹری صاحب اور پولیس افسران سے رابطے بھی رہے لیکن ان عزاداروں کو عاشورہ کے بعد چھوڑا گیا ہم اس موقع پر حکومت کو باور کرانا چاہتے ہیں کہ دیگر صوبوں کی طرح صوبہ خیبر پختونخوا میں بھی تحریک نفاذ فقہ جعفریہ اپنی مدد آپ کے تحت کام کررہی ہے۔ حکومتی اہلکاروں کو چاہیئے کہ وہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی محرم کمیٹی اور صوبائی عہدیداران سے مربوط ہیں، چہلم سے متعلق یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ حکومت کی جانب سے سیکیورٹی کے جو اقدامات ہوتے ہیں اس میں سیکیورٹی کے نام پر عوام کو بلاوجہ تنگ نہ کیا جائے اور نہ ہی جگہ جگہ رکاوٹیں کھڑی کرے، بلکہ انٹری پوائنٹس پر واک تھرو گیٹ لگائے جائیں اور ہر آدمی کی میٹل ڈیٹکٹر کے ذریعے تلاشی لینے کے بعد چھوڑا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہ واضح کردینا چاہتے ہیں کہ ہم بازاروں کی بندش کے حق میں نہیں، ہم نہیں چاہتے کہ کسی کا معاشی قتل ہو، لہذا ایسا سیکیورٹی پلان بنایا جائے جس سے عوام الناس کیلئے مسائل نہیں بلکہ آسانیاں پیدا ہوں، عزاداری کیلئے دور دراز سے آئے حضرات کیلئے کوہاٹی چوک اور خیبر بازار میں مناسب کار پارکنگ کا انتظام ہونا چاہیئے، جن علاقوں میں چہلم کے مجالس اور جلوس برآمد ہونگے وہاں لوڈشیڈنگ بالکل نہیں ہونی چاہیئے اور ایمرجنسی کی صورت میں مناسب انتظام ہونا چاہیئے تاکہ کسی قسم کی تکلیف نہ ہو، بلکہ حکومتی ہلکاروں کا متولیان کے ساتھ باہمی رابطہ از حد ضروری ہے اور ان افراد کے پاس بم ڈسپوزل سکواڈ ہر وقت موجود رہنا چاہیئے اور اس کے نمبر تمام امام بارگاہوں کے متولیان کے پاس ہونے چاہیں جو کسی بھی مسئلے کی صورت میں ان کو بلاسکیں۔ وفاقی حکومت کی طرح صوبائی حکومت بھی ہوم ڈیپارٹمنٹ میں یکم تا 8 ربیع الاول تک کنٹرول روم قائم رکھیں جہاں کسی بھی مسئلے یا ایمرجنسی کی صورت میں رابطہ کیا جاسکے۔ انہوں نے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سے درخواست کی کہ وہ احترام چہلم سید الشہداء کے تقدس کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت امام حسین علیہ السلام کے حوالے سے پروگرام پیش کریں۔ آخر میں انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب اور ان کی پاک اور طاہر آل کے صدقے میں امت مسلمہ میں اتحاد پیدا کرے اور پاکستان کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

رجسٹرڈ نمبر: 443

ماہنامہ **الموسوی** پشاور

ام البنین

سہ ماہی ایڈیشن

پبلشر آغا عباس علی کیانی نے زمان پریس سے چھپوا کر
دفتر ماہنامہ الموسوی محمد علی جوہر روڈ پشاور سے شائع کیا

پبلشر وایڈیٹر
آغا عباس علی کیانی

قیمت شمارہ 20 روپے

زرسالانہ

فون + فیکس 091-2552710
Email: almoosavi.news@yahoo.com

09/01/2012

نیزے پہ جب طلوع ہوا فاطمہؑ کا چاند اسلام کی حیات اجالوں میں آ گئی

یا اباصالح المہدیؑ

مجالس عزاء برائے خواتین

یکم محرم تا ۸ ربیع الاول

۱۴۳۳ ہجری ۲۰۱۲/ ۲۰۱۱

فرمان قائد ملت جعفریہ

آغا سید حامد علی شاہ موسوی

عزاداری ہماری شہ رگ ہے

بمقام: بوقت: 10:00 بجے صبح

(پابندی وقت کا خیال رکھا جائے)

مسجد و امام بارگاہ جامعۃ المرتضیٰؑ G-9/4 اسلام آباد

خطیبہ آلِ نبیؐ سیدہ بنت علی موسوی

ذاکرہ تہذیب زہراء تحسین کبریٰ

خطیبہ نزہت نقوی

فاضلہ قم خانم قمر زہراء نقوی

ڈاکٹر شبیہہ زہراء

ذاکرہ طاہرہ بلقیس بخاری

ذاکرہ ملائکہ غفار کوثر

پروفیسر پروین زیدی، مسز ثمینہ مشتاق، سیدہ ندا بخاری

مسز نگار رضا، ذاکرہ کرن، مسز قرۃ العین، مسز نیلوفر زوار

برآمدگی تبرکات

۵ محرم گہوارہ شہزادہ علی اصغرؑ

۶ محرم تابوت شہزادہ علی اکبرؑ

۷ محرم مہندی شہزادہ قاسمؑ (۴ بجے شام)

۲۵ محرم تابوت امام زین العابدینؑ

۲ صفر علم غازی عباسؑ

۴، ۶، ۱۳ صفر تابوت شہزادی سکینہؑ

۱۰ صفر علم غازی عباسؑ

۱۷ صفر تابوت امام علی رضاؑ

۲۰ صفر چہلم تابوت امام حسینؑ

۲۳ صفر تابوت حضرت زینبؑ

۲۷ صفر تابوت حضرت امام حسنؑ

۲۸ صفر تابوت رسول خداؐ

۲ ربیع الاول علم وذوالجناح

۳ ربیع الاول تابوت فاطمہ صغریٰؑ

۸ ربیع الاول تابوت امام حسن عسکریؑ

فرائض نظامت

سیدہ ملیحی روح العباس موسوی سیدہ فرح مرتضیٰ موسوی

رئیسۃ الحفاظ زینب علویہ، آپا سیدہ حسین

عمدۃ الحفاظ سیدہ بنت موسیٰ موسوی سیدہ خیزران موسوی

ابتہاج زینب کاظمی، پروفیسر غلام صغریٰ

ایمل فاطمہ، مسز مطلوب نقوی، مسز شہناز کوثر

والدہ حسنین، سیدہ سلمیٰ نقوی، مسز رباب نقوی

تسکین کربلائی، فاطمہ بنت عقیل، حناء ثناء نقوی

تابندہ نسرین، سیدہ زیب النساء، طاہرہ نسرین

اریز فاطمہ، سکینہ نقوی، امبر منشور

سوز و سلام

ڈاکٹر خانم زہرا گل گولڈ میڈلسٹ ترجمان ساز (ایرانی سفیر)

شہر بانو نقوی، شاعرہ اختر نقوی (ٹیکسلا)

زوار حفیظہ خاتون، فرحت فاطمہ، عبیلہ کاظمی

دختران ہاشمی، نواب زہراء، ام نسیم بخاری

عابدہ نقوی، صائمہ نقوی، سارہ جبین، نصرت کاظمی

سارہ نصرت نایاب، زہراء نقوی (مدینہ)، سیمی

قراۃ العین سعید (پشاور)، انجم نگہت

تاریخ ہے مصائب آلِ رسولؐ کی وہ جس کا نام فضہ عالی جناب ہے

6 ربیع الاول پرسہ داری بابِ فضہ

دعوت شمولیت لبیک لبیک لیلۃ العرین

شعائر اللہ اور دین و وطن کے تحفظ و پاسداری کیلئے

خواتین اور بچیاں ام البنین ڈبلیو ایف، سکینہ جنریشن و گرلز گائیڈ

میں شمولیت اختیار کر کے دینی و ملی بیداری کا ثبوت دیں

مفت قانونی مشورہ کیلئے رابطہ:

موسویان لاء ایسوسی ایٹس F-8 مرکز اسلام آباد

0300-8351472, 0300-9887212

ای میل: moosviyan@gmail.com

زیر انتظام

ام البنین ڈبلیو ایف، سکینہ جنریشن گرلز گائیڈ، انجمن دختران اسلام

مرکزی مسجد و امام بارگاہ جامعۃ المرتضیٰؑ G-9/4 اسلام آباد

فون نمبرز 0333-5515592، 0300-5205370، 0342-9045039، 0308-5090730

www.uwf.org.pk